یادگار امیر

یعنی

سراج الملت والدین ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان والی مملکت خداداد

افغانستان

کے

سوانح مع حالات سفر ہندوستان

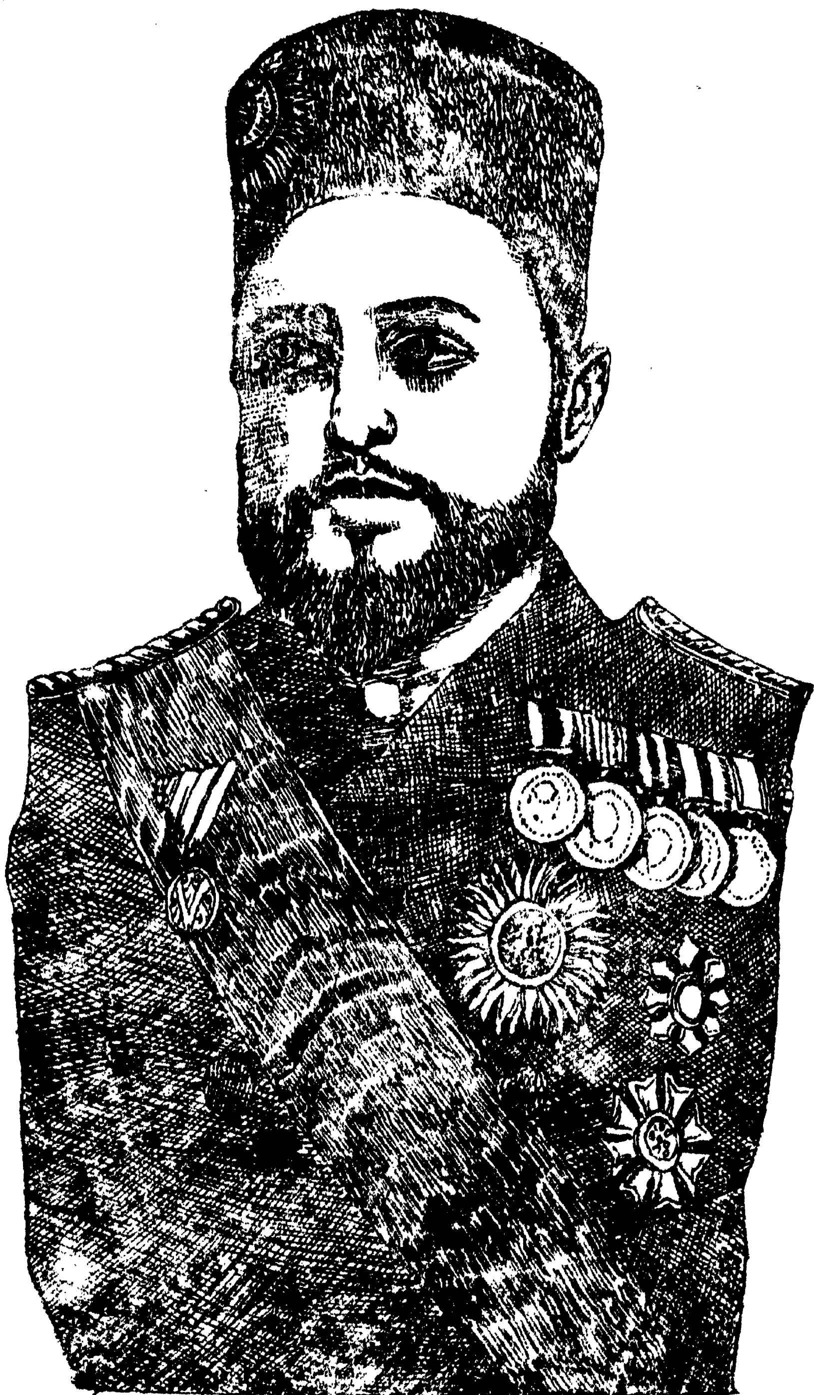
جس کو

محمد ابراہیم خان اکبر آبادی نے جاسوس سے

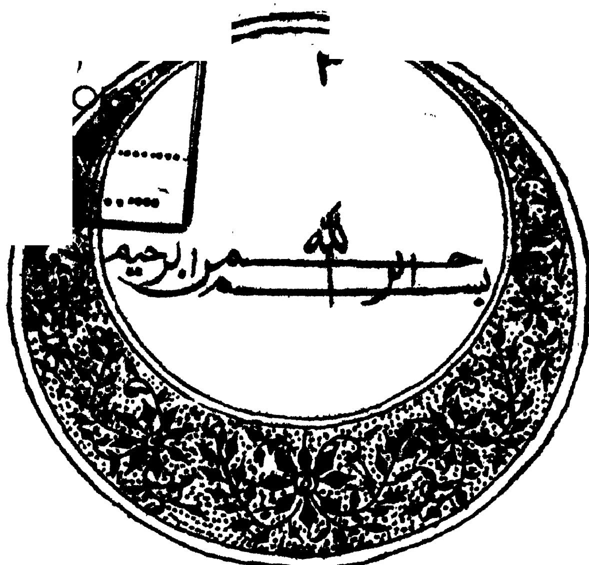
نقل کرکے

اپنے

شمسی پریس اکبر آباد میں چھپوایا



سراج الملت والدین اعلیحضرت هز مجستی امیر حبیب الله خان پادشاه مملکت خداداد افغانستان و ترکستان



ذکر حبیب کم نہین وصل حبیب سے

قبل اس کے کہ امیر صاحب کی سیاحت کا حال لکھا جاسے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ امیر
صاحب کی مختصر سوانحمری لکھدیجاسے۔ ہز میجسٹی امیر صاحبکا اسم مبارک حبیب اللہ خان
اور لقب سراج الدین والملت ہے۔ آپ سنہ ۱۸۷۲ء مین بمقام سمرقند پیدا ہوسے تھے اور
اب آپ پنتیسوین سال مین ہین۔ آپ کی شکل وشباہت اپنے والد مرحوم امیر عبدالرحمن
خان صاحب سے ملتی جلتی ہے لیکن رنگ اونکا زیادہ صاف نہین ہے اور صرف
صورت ہی نہین ملتی جلتی بلکہ خصلت عادت اور مزاج بہی امیر صاحب مرحوم
ہی جیسا ہے۔ بات بات سے متانت آمیز مذاق ظاہر ہوتا ہے چنانچہ ذکر ہے کہ آپ ایک مرتبہ
جوتہ پہنے کو تھے کہ ایک سیاہ بچھو نظر پڑا آپ نے اوسے دیکھکر احمد نامی

اپنے ملازم کو آواز دی اور کہا کہ جوتہ نیچہ دبا تا ہے ذرا اس کو پہیر چوڑا کر دے ملازم نے جیسے ہی جوتے مین پیر ڈالا کہ یکایک چیخ مار کر بیٹھ گیا۔ مگر داب شاہی کی وجہ سے چون نہ کرسکا۔

آپ کا قد اگر چہ بہ نسبت امیر صاحب مرحوم کے کسیقدر چھوٹا ہے لیکن پھر بہی نہایت خوبصورت اور مناسب ہے۔ قوی قدرتاً قوی۔ صحیح تندرست اور سڈول ہین صحت نہایت عمدہ ہے چہرہ نہایت بارعب اور داڑہی کی وجہ سے بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ لباس عموماً سادہ پہنتے ہین۔ مگر پابندی وضع کا بڑا خیال ہے۔

امیر عبدالرحمن خان آنجہانی کو آپ سے بہت محبت تہی اور تمام امور سلطنت آپکو نہایت عمدگی سے سکہائے تھے اور یہ اوسی کا اثر ہے کہ آپ بے انتہا بہادر مستقل مزاج باہمت ہین۔

آپ ۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء مین بعد انتقال امیر عبدالرحمن خان صاحب والی افغانستان تخت حکومت پر رونق افروز ہوئے سب سے پہلے آپنے ایک عام دربار کیا اور تمام سردارون کو جمع کر کے فرمایا کہ:۔

آپ لوگون نے مجھے اپنا بادشاہ تسلیم کیا مین آپ لوگون کے حقوق کی حفاظت کرونگا اور کوئی کام خلاف شرع نہ کرونگا۔ مین اپنی ہندو رعایا کو بہی یقین دلاتا ہون کہ اون کے ساتھ بہی نہایت بے تعصبی کا برتاؤ کیا جائیگا۔ جیسا کہ والد مرحوم کے زمانہ مین ہوتا تہا۔ ٹیکس مین بہ نسبت سابق کے کمی کیجائے گی۔

اس کے بعد آپنے سردار نصر اللہ خان اپنے بہائی کو بدستور اوسی عہدہ پر رکہا جس پر وہ پہلے تھے اور فوج کی تنخواہ مین اضافہ کیا - یعنی سوارون کی تنخواہ بجائے بیس کے پچیس اور پیادون کی تنخواہ بجائے آٹہہ کے دس کردی گئی - اس اضافہ تنخواہ کا جیسا اثر پڑنا چاہیئے تہا وہ ظاہر ہے -

امیر صاحب کا دستور العمل

جب سے آپنے عنان سلطنت اپنے ہاتہہ مین لی ہے - اپنا یہ دستور العمل مقرر کیا ہے کہ آپ تمام امور سلطنت اپنے والد مرحوم کی طرح خود انجام دیتے ہین - ہفتہ مین ایک دن فوج کا ملاحظہ اور اوس کے متعلق احکام صادر فرماتے ہین - پیر کا دن ملکی معاملات کے لیئے وقف ہے - منگل کے دن انتظامی امور طے ہوتے ہین - رات کا وقت عموماً آٹہہ بجے سے بارہ بجے تک ممالک غیر سے خط و کتابت کرنیمین صرف ہوتا ہے - آپ صوم و صلوٰۃ کے بیحد پابند ہین اور نماز کو تمام ضروری کامون پر ترجیح دیتے ہین

امیر صاحب کا اخلاق

آپ نہایت حلیم الطبع اور فیاض مزاج بادشاہ ہین - غریب سے غریب اور ادنی سے ادنیٰ آدمی کی سلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام دینے کے پورے پابند ہین - ایک دفعہ آپ فٹن پر سوار سرہنری میکمہن سے گفتگو کررہے تھے کہ کسی راستہ چلنے والے معمولی افغانی آدمی نے سلام علیکم

کہا آپ نے گفتگو کا سلسلہ کاٹ کر وعلیکم السلام کہا

امیر صاحب کے ہمراہیون کی تعداد

امیر صاحب کے ساتھہ ہی اون کے حسب ذیل آٹھہ بڑے بڑے سرداروں کا جلوس ہی ساتھہ رہتا ہے۔ سردار محمد آصف خان۔ سردار محمد یوسف خان۔ یہ دونون امیر صاحب کے پرائیوٹ کونسر ہین امشیر خاص سردار محمد اسمعیل خان سفیر کابل۔ سردار محمد سلیمان خان فوجی افسر رسمیات سردار فتح محمد خان کوتوال افسر اعلیٰ پولیس سردار محمد رفیق خان افسر امور خط وکتابت۔ سرڈاکٹر غلام نبی خان معالج شاہی ان کے علاوہ اونیس اوّل درجہ کے افسران سول۔ سات سکریٹری۔ پرنسپل اسٹاف کے پچپیس آدمی باڈی گارڈ کے (۸۰) آدمی ۵۰۰ نوکر چاکر شاگرد پیشہ باقی فوج ورسالہ وپلٹن۔ غرضکہ امیر صاحب کے ہمراہ کل ۱۱۰۰ آدمی آئے ہین۔

امیر صاحب کا سیاحت ہند کا ارادہ

امیر صاحب مرحوم کی بہت خواہش تہی کہ وہ ہندوستان کی سیر کرتے۔ لیکن پولیٹکل جنجالون نے آپ کو راولپنڈی سے آگے نہ بڑہنے دیا۔ اب جبکہ امیر حبیب اللہ خان صاحب تخت نشین ہوئے تو بفضل ایزدی کوئی عظیم انقلاب پیش نہین آیا۔ اس کے

بعد ڈین مشن نے آپ کے سیاحت ہند کے ارادہ کو اور مضبوط کر دیا کیونکہ ہماری گورنمنٹ نے آپکو دعوت دی تہی جسے آپ نے بخوشی منظور فرمالیا-اور آخرکار ہندوستان کی خوش قسمتی سے وہ وقت بہی آگیا کہ آپ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے ہندوستان کو یہ عزت بخشی

امیر صاحب لنڈی کوتل مین

۲-جنوری کو علی الصباح لنڈی کوتل مین یہ خبر پہونچ گئی تہی کہ امیر صاحب ساڑہے نو بجے جلال آباد سے روانہ ہون گے اور خیال تہا کہ امیر صاحب ساڑہے گیارہ بجے تک لنڈی کوتل پہونچ جائین گے چنانچہ سرہنری میکہن معہ پولیٹیکل اسٹاف اور میجر روس معہ ملٹری اسٹاف استقبال کے لئے حاضر تہے ٹہیک ساڑہے گیارہ بجے ایک قطار سوارون کی نظر آئی اور ایک سوار اپنا گہوڑا سرپٹ دوڑاتا ہوا سرہنری میکہن کے پاس آیا اور امیر صاحب کے آنے کی اطلا دی-تہوڑی ہی دیر بعد امیر صاحب کی سواری نظر آئی - سرہنری میکہن معہ اور سب لوگون کے استقبالاً آگے بڑہے-بگل بجے اور سلامی کی توپین سر ہونے لگین-مناسب طریقہ سے استقبال کرنے کے بعد سب ملکر انگریزی سرحد کیطرف بڑہے- سرہنری میکہن نے اپنے اسٹاف کے افسرون سے امیر صاحب کا تعارف کرایا اور کہا کہ مین ہزایکسلنسی

وائسرائے کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کرنے کے لئے حاضر ہوا ہون۔ اس کے جواب مین امیر صاحب نے تبسم کیا جس سے محبت اور خوشی ظاہر ہوتی تھی۔ اس کے بعد امیر صاحب میجر برڈ سے کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ کیونکہ جب امیر صاحب کا ہاتھ بندوق سے زخمی ہو گیا تھا تو یہی میجر برڈ آپکا علاج کرنے کے لئے ہندوستان سے کابل گئے تھے میجر برڈ نے کہا کہ مین ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف کی جانب سے آپکا استقبال کرنے کے واسطے آیا ہون تو امیر صاحب نے جواب دیا کہ "میری طرف سے ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف سے کہدیجئے کہ مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات سے ہے کہ مین اپنے بہی خواہون کے درمیان آیا ہون

امیر صاحب کے چہرہ سے اوس وقت بہت زیادہ مسرت ظاہر ہوتی تھی جبکہ سر ہنری میکمہن نے حضور ملک معظم کا تار موسومہ ہز میجسٹی آپ کی خدمت مین پیش کیا۔ امیر صاحب نے تار کا لفافہ اپنے ہاتھ سے کھول کر اپنے سکرٹیری کو ترجمہ کرنے کے لئے دیا۔ اس تار کا مضمون یہ تھا۔ یور مجسٹی کے میرے وائسرائے و گورنر جنرل سے ملنے کے لئے تشریف لانے کی خبر نے مجھے بے حد مسرور کیا۔ کیونکہ یہ یور میجسٹی اور میری گورنمنٹ کی اس دوستانہ تعلقات کی علامت ہے مین نہایت قوی امید رکھتا ہون کہ یہ سیاحت افکار سلطنت سے یور مجسٹی کے فارغ البال ہونے کا سبب ہوگی

سر ہنری میکمہن صاحب بے تکلف فارسی مین گفتگو کرتے

تھے۔ لیکن امیر صاحب کبھی کبھی انگریزی مین جواب دیتے جسوقت آپ
لنڈی کوتل مین پہونچے توگارڈ آف آنر نے سلامی اوتاری اور آپ معہ اپنے
اٹھہ خاص سردار۔ اونیس اوّل درجہ کے افسران سلطنت سات سکریٹری
پچیس ممبران پرسنل اسٹاف۔ اسّی افسران باڈی گارڈ اور پانسو دیگر لواحقین
کے گارڈ آف آنر کی سلامی لیتے ہوئے اپنے خیمہ مین داخل ہوئے
علاوہ مذکورہ بالا ہمراہیون کے گیارہ سو سوار اور پیدل اور بہی ہمراہ تھے
خیمہ مین پہونچکر آپ نے میجر برڈ کو طلب فرمایا اور کئی منٹ تک باتین
کرتے رہے۔ لنچ سے فارغ ہونے کے بعد سر ہنری مکمہن نے ہز ایکسلنسی
حضور وائسرائے کا خریطہ خیر مقدم پیش کیا۔ پہر آپکو کمپ کی سیر کرائی گئی اور
بے تار کے تار برقی کے آلات کو چلاکر دکہایا گیا جس سے آپ نے اپنی خوشی
اور دلچسپی ظاہر فرمائی۔ شب کو آپ بوجہ تکان سفر معمولی سے پہلے آرام
فرمانے چلے گئے۔ اس سفر مین ایک خاکی سادہ وردی امیر صاحب
کے زیب جسم تہی اور سر پر ایک شولا ٹوپی تہی جو آپ کے بارعب اور
وجیہ چہرے پر بہت زیب دیتی تہی

امیر صاحب پشاور مین

۲ جنوری کو امیر صاحب درہ خیبر کے راستہ سے ہر ایک چیز کو بغور دیکھتے
بہالتے پشاور کو روانہ ہوئے کبھی کبھی سر ہنری مکمہن سے کسی بارے مین

سوال کرتے تھے - بارہ بجے کے کچھ دیر بعد آپکی سواری جمرود پہونچی جہان سے ریل کا سفر شروع ہوتا ہے - یہان میجر ڈی مرے رائیل انجینیر کے انتظام مین چار اسپیشل ٹرینین تیار تہین - اگرچہ امیر صاحب اس سے پہلے کبھی ریل مین سوار نہین ہوتے تھے - لیکن پہر بہی آپنے ریل کو دیکھکر کسی قسم کا خیال یا تعجب نہین ظاہر فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ علاوہ خوبصورت - بہادر - باہمت اور مستقل مزاج ہونے کے بے انتہا عالی حوصلہ بہی ہین - جب آپ ریل مین سوار ہوئے تو دس کے آدہ گھنٹہ بعد آپ نے کھڑکیان بند کرنے اور اسپیشل چلانے کا حکم دیا - پشاور اسٹیشن پر سرخ مخمل کا فرش کیا گیا تہا - اور خوب جھنڈیون سے سجایا گیا تہا - استقبال کے لئے تمام صوبہ سرحد کے اعلیٰ آفیسر موجود تھے - سرہنری میکمہن نے ہز میجسٹی امیر صاحب کو اوتارا اور سر ہیرلڈ ڈین چیف کمشنر صوبہ سرحد کا آپ سے تعارف کرایا چیف کمشنر نے مصافحہ کرنیکے بعد کہا کہ مین اپنے صوبہ کے صدر مقام مین یور میجسٹی کا خیر مقدم کرتا ہون " امیر صاحب نے اس کے جواب مین فرمایا - مین پشاور مین اپنے دوستون مین آکر خوش ہوا" اس کے بعد چیف کمشنر صاحب نے اپنے اسٹاف کو امیر صاحب سے انٹروڈیوس کرایا - پشاور صبح ہی سے ہل چل مچی تہی - ہز میجسٹی کے دیکھنے کے لئے تماشائیون کا اس قدر ہجوم تہا کہ اس سے پہلے ایسی کثرت کبھی نہین دیکھی گئی - اسٹیشن سے مہمان خانہ تک کم

پچاس ساٹھہ ہزار آدمی سڑک پر دو رویہ صف بستہ انتظار مین کھڑے تھے
اوس وقت امیر صاحب ایک روسی افسر کی ڈھیلی وردی پہنے ہوئے
تھے اور فرق مبارک پر ایک استرقانی ٹوپی زیب دے رہی تھی او
سرداروں کی وردیان نیلے رنگ کی تھین جن پر کسیقدر طلائی کام بہی ہو رہا
تھا۔ امیر صاحب تماشائیون کے سلام کا جواب بہت اخلاق اور خندہ پیشانی
سے دیتے جاتے تھے۔ جب امیر صاحب مہمان خانہ مین پہونچ گئے تو
مسٹر گرانٹ سکریٹری گورنمنٹ مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے اور اس کے
بعد گیارہ نقرئی خوانون مین اکیس ہزار روپیہ دعوت کے بطور نذر قدمون پر
رکھے گئے۔ جو گیارہ گلنار پوش خدام کے سر پر لائے گئے تھے۔
امیر صاحب نے نذر قبول فرما کر خوانون کے اوٹھانے کا حکم دیا پھر لفٹنٹ
جنرل کمانڈنٹ پشاور سے رسمی ملاقات کرنے کے بعد آپ آرام کے لئے
تشریف لیگئے۔

مسٹر گرانٹ اور امیر صاحب کی گفتگو

مسٹر سکرٹری گرانٹ نے ہز میجسٹی سے کہا کہ "مجھے
امید ہے کہ یور میجسٹی کا سفر آسایش اور آرام کے ساتھہ
طے ہوا ہوگا" ہز میجسٹی نے جواب دیا کہ میرا سفر
آرام کے ساتھہ طے نہین ہوا۔ بلکہ سفر مین مجھے سخت دقت پیش

آئی خداوند تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے ہمارے دونون ملکون کی
ملانے والی سڑکون کو روکاوٹون سے بھر دیا ہے۔ لیکن پہاڑون بھرے
راستہ کے آسان بنانے کے لئے جو کچھ انسان کرسکتا ہے وہ کیا گیا"
پھر سکریٹری نے کہا کہ" مین امید کرتا ہون کہ یور مجسٹی ہماری اس مہمان سرا
مین آرام سے ہون گے۔ لیکن اگر یہ کسی طرح ان اسباب تنعم مین کمی کرے
جن کے یور مجسٹی عادی ہین تو مجھے یقین ہے کہ یور میجسٹی اس امر کا لحاظ
فرمائین گے کہ پشاور سلطنت ہند کا بہت دور افتادہ مقام اور ہماری
وحشیانہ سرحد کے ایک گوشہ مین واقع ہے۔ مین اس کا متمنی ہون کہ
یور مجسٹی باور کرین گے کہ جہان تک ہمارے مقامی ذرایع نے اجازت دی
ہمنے سب کچھ کیا ہے "
ہز مجسٹی نے تلطف آمیز تبسم کے ساتھ جواب دیا کہ "مین بالکل مطمئن
و آرام سے ہون۔ یہ گفتگو فارسی مین شروع ہوئی۔ درمیان مین پشتو
استعمال کی گئی۔ اور انگریزی مین ختم ہوئی۔ مسٹر گرانٹ نے امیر صاحب
کی انگریزی کی تعریف کی تو امیر صاحب نے فرمایا کہ "نہین مین انگریزی اچھی
نہین بول سکتا۔ مین نے انگریزی محنت سے نہین پڑھی جیسے سر لوئیس
ڈین کابل سے آئے ہین۔ مجھے سوائے اپنے برقی انجینیر کے کوئی نہین ملا جس سے
مین انگریزی بات چیت کی مشق کرتا۔ مجھے انگریزی کتابین پڑھنے کے
لئے زیادہ وقت نہین ملتا۔

پشاور مین نماز جمعہ

۴ جنوری امیر صاحب معہ جلوس نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جامع مسجد تشریف لے گئے راستہ چلنا بند کر دیا گیا۔ پانسو پولیس مین انتظام کے لیے مقرر کئے گئے۔ پولیس کا انتظام قابل تعریف تہا کہ باوجود پچاس ساٹہہ ہزار آدمیون کے مجمع مین کسی قسم کا اندیشہ نہ تہا اور امیر صاحب معہ خدم وحشم نہایت اطمینان سے تماشائیون کے سلام کا جواب نہایت خلوص اور خندہ پیشانی سے دیتے ہوئے مسجد تک پہونچ گئے تمام بازار اور دیوارین بخارا۔ ایران۔ کشمیر۔ کابل۔ ترکستان۔ اور عرب کے ریشمی کپڑون سے آراستہ کی گئی تہین۔ اگرچہ لوگ سڑکون پر گہنٹون سے کہڑے تھے اور ایک مرتبہ امیر صاحب کی زیارت بہی کر چکے تھے۔ مگر پہر بہی واپسی اور دوبارہ دیدار کے انتظار مین کہڑے رہے اور مہمان خانہ کو جاتے وقت ایک بار پہر اون کی زیارت کا شرف حاصل کیا مسجد مین کم از کم چہہ سات ہزار نمازی جمع تھے۔ جنہون امیر صاحب کے پیچھے نماز جمعہ ادا کی۔ امیر صاحب نے اس مسجد کے لئے دس ہزار روپیہ عطا فرمایا۔

پولو کا ملاحظہ

پہر کو امیر صاحب پولو کا میچ ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف

لے گئے اور ایک شامیانہ کے نیچے قیام فرما کر ہز میجسٹی نے یہ کھیل دیکھا اور بہت خوش ہوئے۔ امیر صاحب اون لوگون سے جو فارسی پشتو یا انگریزی بول سکتے تھے نہایت اخلاق سے گفتگو کر رہے تھے لیکن جب امیر سر ایڈورڈ ہیرو سے باتین کر رہے تھے تو یکایک سورج پر نظر پڑی جو غروب ہو رہا تھا۔ تو امیر صاحب اوسیوقت گھبرا کر ادھر اودھر دیکھنے لگے۔ سب لوگ حیران ہو کر دیکھنے لگے کہ یکایک کیا ہوا۔ لیکن پھر فوراً ہی سب کو یہ معلوم کر کے کہ امیر صاحب نماز عصر کے قضا ہو جانے کے خیال سے اسقدر متفکر ہین۔ اطمینان ہو گیا۔ اور نماز کا انتظام کر دیا گیا۔ چنانچہ امیر صاحب نے اوسی جگہ معہ اپنے سردارون کے نماز ادا فرمائی جب نماز سے فارغ ہو چکے تو گارڈن ہائی سٹینڈر اور بلیک واچ نے بیگ پائپ بجا کر محظوظ کیا۔ رات کو سر ہیرلڈ ڈین کے اعزازی سٹیٹ ڈنر مین شریک ہوئے ڈنر مین سر ہیرلڈ نے ہز میجسٹی امیر صاحب کا جام صحت نوش کرنے کی تجویز پیش کی اور تمام شرکا نے ہز میجسٹی کا جام صحت نوش کیا۔ امیر صاحب نے جواباً فارسی مین تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مین سب لوگون کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ انہون نے میرا جام صحت نوش کیا۔ مین خوش ہون کہ مین اپنے دوست وائسرائے کی دعوت قبول کر کے ہندوستان مین اپنے بہی خواہون کے درمیان آیا ہون اور مجھے اس وسیع ملک سے بہت دلچسپی ہے۔" سر ہنری مکمہن نے اس تقریر کا انگریزی مین ترجمہ کر کے شرکاء ڈنر کو سمجھایا۔ اس کے بعد ہز میجسٹی ڈائینگ روم

چلے گئے وہان مہانون سے آپکا تعارف کرایا گیا۔ نصف شب کے قریب گذرنے پر آپ وہان سے فارغ ہو کر فرودگاہ تشریف لے آئے۔

چھاونی کی سیر

۵ جنوری کو چونکہ خاص کام نہ تہا صبح کے وقت چند اسلامی انجمنون کی ڈیپوٹیشن کو باریابی کا موقع دیا شام کو چھاونی کی سیر کو تشریف لے گئے جب آپ سیر کو تشریف لیجا رہے تھے کہ ایک جگہ گاڑی کو رکوا کر سرہنری میکہن سے دریافت کیا کہ یہ کون سا مقام ہے۔ سرہنری نے جواب دیا کہ بلیک واچ کی لائن ہے۔ آپ نے پوچہا کہ کیا مین اس کو اندر سے دیکھہ سکتا ہون۔ سرہنری نے کہا بیشک آپ بہت خوشی سے اس کو ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ لیکن یہان آپکے استقبال کے لئے کوئی موجود نہین ہے اور نہ کوئی اور انتظام کیا گیا ہے آپنے فرمایا کہ کچہہ ہرج نہین ہے مین اس جگہہ کو اسی حالتمین دیکھنا چاہتا ہون سب لوگ گاڑیون پر سے اوتر پڑے اور آپ نے اسے اندر سے خوب پہر کر دیکھا اور ڈیوٹی کے سپاہی کو بلا کر اوسکی وردی کو بغور ملاحظہ فرمایا۔ چونکہ نماز عصر کا وقت ہوگیا تہا اس لئے وہین نماز عصر ادا فرمائی ایک سپاہی کے ہاتہہ مین ہاکی کہیلنے کی لکڑی دیکہکر دریافت کیا کہ یہ کیا چیز ہے جب بتایا گیا تو دو تین ہٹ خود ہی لگائے۔ اس عرصہ مین ایک یورپین سارجنٹ کی بیوی اودہر سے آنکلی۔

آپ نے اوسے قریب بلایا اور کچھہ دیر تک اوس سے مذاق آمیز گفتگو کرتے رہے اور سیر کرتے ہوئے واپس مہمان خانہ تشریف لائے

انجمن حمایت اسلام کا ڈیپوٹیشن

۶ جنوری کی شام تین بجے حضور امیر صاحب نے انجمن حمایت اسلام لاہور کی ڈیپوٹیشن کو باریابی کا شرف بخشا۔ ڈیپوٹیشن صرف ہز مجسٹی امیر صاحب کا خیر مقدم کرنے کو حاضر ہوا تہا۔ امیر صاحب نے ہاتہہ اوٹہاکر دعا کی کہ خدا کرے افغانستان کے بچے بہی تعلیم مین ترقی کرین اور انجمن اپنے مقاصد مین کامیابی حاصل کرے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ امیر صاحبکو انجمن حمایت اسلام سے بہت ہمدردی ہے۔

امیر صاحب سرہند شریف مین

۷ جنوری کو امیر صاحب سرہند کے لئے روانہ ہوئے اور ۱۱ بجے صبح راستہ مین نوشہرہ اسٹیشن پر اوترے۔ ریل سے اوترکر آپ پہلے پریڈ کے میدان مین پہونچے۔ یہان شاہی سلامی سر ہوئی۔ اس کے بعد قواعد ملاحظہ فرمائی۔ چونکہ فوج سے خاص دلچسپی رکہتے ہین اس لئے فوجی نقل و حرکت کو بغور ملاحظہ فرماتے رہے۔ قواعد ختم ہونے پر جنرل ولکاکس کو مبارکباد دی اور کہا کہ مین اس قواعد کو دیکہکر بہت خوش

ہوا۔ اور پہر آخری سلامی لیکر ٹرین مین سوار ہوے۔ پہر ٹرین اٹک پر چڑہائی گئی تاکہ اٹک کا پل دکہایا جاوے۔ ٹرین سے اوتر کر امیر صاحب پل کے در کے سب سے اونچے ٹہیے پر چڑہ گئے جہان کہڑے ہونے کے لئے بمشکل تین فٹ چوڑی جگہہ تہی۔ اور آہنی میخون کی وجہ سے جگہہ بہی ناہموار تہی۔ امیر صاحب کی اس ہمت اور جسارت کو دیکہکر تمام ہمراہی دنگ ہو گئے اور سب ڈرے کہ خدانخواستہ کوئی حادثہ نہو جاوے اسی وجہ سے کسی نے امیر صاحب کو دوسری طرف متوجہ کرنا مناسب نہ سمجہا۔ لیکن امیر صاحب خودہی اوس تنگ راستہ سے اور آگے بڑہ کر سر ہنری میکمہن سے طریق ماہی گیری کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ جب امیر صاحب بخیریت تمام گاڑی مین سوار ہو گئے جب سب کے جان مین جان آئی۔

ٹہیک ساڑہے تین بجے ٹرین راولپنڈی پر پہونچی۔ اسپیشل سے اتر کر آپ پیادہ پا کیمپ تشریف لے گئے جو اسٹیشن سے بہت ہی قریب آراستہ کیا گیا تہا۔ یہان بہی فوجی قواعد ملاحظہ فرماے۔ یہان آپ نے چند جدید قسم کی توپین پیش کی گئی آپ نے انہین پسند فرمایا۔ اور اس کے بعد چاء نوش فرما کر روانہ ہو گئے تہے جب اسپیشل منڈرا اسٹیشن پر پہونچا۔ تو مغرب کا وقت ہو جانے کی وجہ سے آپ نے گاڑی ٹہیرنے کا حکم دیا اور اوسیوقت گاڑی ٹہیرائی گئی اور اوسیوقت قالین بچہائے گئے اور آپ نے سب مسلمانون کے ساتہہ نماز مغرب ادا کی اور اوس کے بعد روانہ ہو گئے رات کا کہانا اسٹیشن جہلم پر تناول فرمایا۔ جہان پہلے سے سب تیاریان

ہو رہی تہین۔ آپ سرہند پر پہونچے تو اسٹیشن سے گہوڑون کی گاڑی پر سوار ہو کر کیمپ پہونچے ریاست پٹیالہ کی طرف سے درباری خیمہ نصب تہا۔ وہان پہونچنے پر اکثیس اتواپ سلامی سرہوئین پولیٹکل ایجنٹ و وزیر خارجہ پٹیالہ استقبال کے لیئے موجود تہے خیمہ کی آراستگی کو دیکہکر آپ نے فرمایا کہ حضرات آپ لوگون نے خوب کام کیا ہے خیمہ کے عین وسط مین ایک چاندی کا تخت بچہا ہوا تہا جب ہز مجسٹی اوس پر بیٹہہ گئے تو مہاراج صاحب اور کونسل کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا۔ چند گہنٹے آرام کرنے کے بعد آپ نے ریاست کی ایک پٹڑی کی ریل کو ملاحظہ فرمایا۔ کیمپ سے مزار مجدد الف ثانی کی طرف سے ایک ریلوے لاین تیار کی گئی تہی لیکن آپ وہان تک لینڈو مین تشریف لے گئے۔ فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر آپ واپس کیمپ تشریف لاتے اور کچہہ دیر آرام کرنے کے بعد اوسی رات کو وہان سے روانہ ہو گئے۔

حضور والا ایسرا کا ورود آگرہ مین

امیر صاحب کی ورود آگرہ کی کیفیت لکہنے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ۸ تاریخ کی کیفیت تشریف آوری حضور وائسرا ضرور لکہی جاتے چنانچہ اوس دن کی کیفیت حسب ذیل ہے۔

۸ جنوری کو صبح سے سٹیشن پر لوگون کا ہجوم تہا مارڈ ڈکمرا مدرسہ

ہیوٹ لفٹنٹ گورنر کے علاوہ تمام والیان ریاست سول اینڈ ملٹری آفیسرس اور تعلقداران اودہ استقبال کے لئے موجود تہے اڈیٹر اخبار جاسوس کو بہی پریس اسپیشل پاس عطا ہوا تہا جس کی وجہ سے وہ اسٹیشن پر استقبالیون کے گروہ مین شامل ہو سکا۔ سٹیشن کئی روز پہلے سے خوب سجا ہوا تہا پلیٹ فارم پر کرسیان بچہی ہوئی تہین جنپر استقبالی بیٹھے تہے ٹہیک ساڑہے دس بجے حضور والیسراے کا سپیشل اگرہ فورٹ اسٹیشن پر پہونچا آپکے اپنی مکلف گاڑی سے اوترتے ہی اتواپ سلامی سر ہوئین اور سلامی کا بینڈ بجنے لگا پہر آپ مسٹر ہیوٹ لفٹنٹ گورنر کے توسط سے تمام استقبالیون سے متعارف ہوئے اور مصافحہ کرتے ہوئے اگے بڑہے باہر نکل کر اپنی مرصع و مسجع گاڑی پر سوار ہوئے۔ رئیس زادون کا رسالہ کیڈٹ کور ہمراہ تہا اور اسٹیشن سے والسرئیگل کیمپ تک دورویہ ٹکونپر گوردون اور گورکہون کی فوج مسلح استادہ تہی آپ کی تشریف لیجانیکے بعد ہز رواتمام والیان ریاست ودیگر استقبالی اپنی اپنی گاڑیون پر سوار ہوکر تشریف لے گئے۔ سنا گیا ہے کہ مہاراجہ صاحب بنارس ٹہیک وقت پر اسٹیشن نہ پہونچ سکے اسوجہ سے آپکو اسٹیشن کے اندر آنے اور باریابی کا موقع حاصل نہونے دیا گیا یقین ہے کہ دیگر والیان ریاست اس سے سبق حاصل کرینگے اور پابندی اوقات کا لحاظ رکہینگے

حضور امیر صاحب اگرہ مین

۸ جنوری کو صبح ہی سے لوگ آفتاب کے نکلنے کے منتظر تہے چونکہ آج بجائے آسمانی آفتاب کے آفتاب کابل طلوع ہونیوالا تہا اسیوجہ سے خداوند تعالےٰ نے آجکیلئے اگرہ کو بہی کابل ہی بنا دیا تہا۔ یعنی رات ہی سے ابر محیط

آسمان تھا اور کچھ ترشح بھی ہو رہا تھا۔ مشتاقان دید ار و دیگر استقبالی لوگ اسٹیشن پر ٹھیک وقت سے ہی پہلے جمع ہو گئے تھے اور سپیشل گاڑی کو ہی دیکھنے کے لئے بار بار نظر اوٹھا کر دیکھتے تھے۔ آخر کار بجائے ساڑھے نو بجے کے ٹھیک دس بجے امیر صاحب کا سپیشل گرد فورٹ اسٹیشن پر پہونچا اور چند ہی منٹ بعد افتاب کابل نے اپنے جلوہ سے شہر آگرہ کو منور کیا۔ اسٹیشن پر مسٹر ہیوٹ لفٹنٹ گورنر اور سول ملٹری کے تمام اعلی آفیسرس اور عہدہ دارون نے استقبال شاہانہ کیا۔ بینڈ بجنے لگا اور توپ سلامی سر ہوئین۔ گاڑی سے اوترنے کے بعد آپ سب کا سلام لیتے ہوئے چار اسپہ گاڑی مین سوار ہو کر کیمپ تشریف لے گئے۔ کیمپ تک گورہ اور گورکھا فوج کابل سے ہی زیادہ ہجوم تھا علاوہ فوج کے سڑکین کوٹھے اور قلعہ کی فصیلین لاکھون تماشائیون سے بھری ہوئین تھین۔ ایسا ہجوم نہ کبھی ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔

ہز میجسٹی امیر صاحب تماشائیون کا دونون ہاتھون سے سلام لیتے ہوئے کیمپ تک تشریف لیگئے۔ چھپی ٹولہ کے قریب جب گاڑی پہونچی تو تماشائیون نے فرط جوش مین بطور چیرز تالیان بجائین اور بہت سے معزز اہل ہنود نے امیر صاحب پر پھول برسا کر اپنی بے تعصبی کا ثبوت دیا۔

امیر صاحب کو فوج کا خیال

جسوقت امیر صاحب کیمپ تک تشریف لیجارہے تھے تو راستہ مین

بارش تھم گئی تھی۔ لیکن جب سواری جلوس کے قریب پہونچی تو بارش پھر شروع ہوگئی۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ کابل مین ایسے موقعون پر بارش نیک فال سمجھی جاتی ہے۔ جب بارش زیادہ ہوئی تو لفٹنٹ گورنر صاحب نے امیر صاحب سے فرمایا کہ اگر حضور اور کوٹ پہن لین یا گاڑی کا ٹپ چڑہا دیا جائے تو مناسب ہے۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ چونکہ اس وقت فوج پانی مین بھیگ رہی ہے اور وہ اور کوٹ نہین پہنے ہین اس لئے مین اس بات کو نہین پسند کرتا کہ فوج تو بھیگے اور مین آرام مین رہون جب فوج کو امیر صاحب کے یہہ خیالات معلوم ہوئے ہون گے تو مارے خوشی کے اون کی کیا کیفیت ہوئی ہوگی۔ جب امیر صاحب کیمپ مین پہونچے تو دوبارہ ۳۱ اتواپ سلامی سر ہوئین۔ سر لوئیس ڈین فارین سکرٹری معہ دیگر حکام اور وائسرائے کا اسٹاف استقبال کے لئے کیمپ پر موجود تہا۔ وہان امیر صاحب اور سر لوئیس ڈین صاحب مین دوستانہ گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد اکیس ہزار روپیہ نقد بطور ضیافت پیش کیا گیا۔ امیر صاحب نے زبانی اور تحریری دونون طرح پر حضور وائسرائے سے اپنی خوشنودی متعلق انتظام ظاہر فرمائی۔

جنرل گیسلی سے گفتگو

جب امیر صاحب سے کیمپ مین جنرل گیسلی رخصت ہونے آئے

توہز میجسٹی نے فرمایا کہ تم بہی میری طرح پانی مین بہیگ گئے ہین خود سپاہی ہون اور سپاہیون کا مجہے بہت خیال ہے اگرچہ میرے پاس اور کوٹ موجود تہا مگر چونکہ تمہاری فوج نے اور کوٹ نہین پہنا اس لئے مینے بہی اوس کو پہننا مناسب نہین سمجہا مین فوج کو یہ دکہلانا چاہتا تہا کہ مین اون کی بے آرامی مین بہی شریک ہون مجہے فوج کا یہ رویہ بہت پسند آیا۔ چنانچہ اوسیدن جنرل کیمبل نے ایک خاص کمانڈ آرڈر کے ذریعہ سے امیر صاحب کے مندرجہ بالا خیالات فوج پر ظاہر کئے

امیر صاحب کی حضور وائسرائے سے ملاقات

حضور امیر صاحب کی سیاحت کا اصل مقصود حضور وائسرائے کی ملاقات تہی جو دس جنوری کو ہوئی اس دن بہی ابر آسمان پر چہایا ہوا تہا اور خیال تہا کہ ضرور بارش ہوگی مگر پہر جس راستہ سے امیر صاحبکی سواری گذرنے والی تہی اوس سڑک پر صبح ہی سے دورویہ تماشائیون کا ہجوم تہا حضور امیر صاحب کی سواری آئی اس وقت حضور امیر صاحب سرخ رنگ کی جنرلی وردی زیب تن کئے ہوئے تہے کئی تمغے اون کی سینہ پر آویزان تہے اور ہیرون کا ایک ستارہ لگی ہوئی ٹوپی فرق مبارک کو زیب دے رہی تہی۔ حضور وائسرائے نے بہی اوس وقت سرخ لباس پہن رکہا تہا۔ اگرچہ ہز میجسٹی امیر صاحب اور ہز ایکسلنسی وائسرائے کے کیمپ کا درمیانی راستہ بالکل صاف تہا۔ لیکن قاعدے

کے مطابق حضور والیسرائے نے اپنے سٹاف کے ممبرون کا ایک
ڈیپوٹیشن بسرکردگی سر لوئیس ڈین فارین سکرٹری معہ اپنے باڈی گارڈ
ورسالہ کے سوارون کو حضور امیر صاحب کے استقبال کے لئے امیر صاحب
کے کیمپ پر بہیجدیا تہا - امیر صاحب کے کیمپ پر افغانی سردارون نے
ڈیپوٹیشن کا استقبال کیا اور ممبرون کو امیر صاحب کے پاس لیگئے
یہ لوگ ہز میجسٹی کی خدمت مین پہونچے تو ہز میجسٹی امیر صاحب کو بالکل
تیار پایا اور سب ملکر والیسرئگل کیمپ کو روانہ ہوئے -
حضور امیر صاحب راستہ مین دو رویہ تماشائیون کے سلام کا جواب نہایت
خندہ پیشانی سے دیتے جارہے تہے جب سواری کیمپ پر پہونچی تو
دیکہا کہ لارڈ منٹو درباری خیمہ کے دروازہ پر منتظر کہڑے ہوئے ہین -
حضور والیسرائے نے حضور امیر صاحب سے نہایت گرمجوشی سے
ہاتہہ ملایا اور کیمپ کے اندر گئے خیمہ کے اندر وسط مین ایک چبوترہ پر
چاندی کی دو کرسیان بچہی ہوئی تہین تمام اعلی یورپین حکام موجود تہے
ایک جانب پردہ کی آڑ مین لیڈی منٹو اور دوسری یورپین لیڈیان
بیٹہی ہوئی تماشہ دیکہہ رہی تہین ہز میجسٹی امیر صاحب اوس وقت اس
آرایش سے بالکل متاثر نہ معلوم ہوتے تہے اور صرف اپنے میزبان
لارڈ منٹو سے مخاطب تہے -

حضور امیر صاحب اور والیسرائے کی گفتگو

ہزمیجسٹی نے انگریزی مین کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنے خاص خاص سردارون کا آپ سے تعارف کراون اور پھر ہزمبر وار سبکو والسرائے سے انٹروڈیوس کرایا اور از راہ مہربانی سب سے پہلے اپنے سردارون مین سرہنری مبکہمن کو والسرائے سے ملایا۔ پھر ہزمیجسٹی نے مسکراکر کہا کہ مین انگریزی تو بول سکتا ہون مگر اچھی طرح نہین بول سکتا۔ جس سے ممکن ہے کہ کچھہ نہ کچھہ دقت پیش آئے۔

اس لئے مین اپنا ترجمان بلانا چاہتا ہون

والیسرائے آپ کی فرمایش کی تعمیل ہوگی۔ مگر مجھے آپ کی انگریزی سمجھنے مین کچھہ دقت پیش نہ آئے گی۔ اتنے مین ترجمان افغان نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔ پھر امیر صاحب اور والسرائے مین بتوسط ترجمان حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

والیسرائے مین امید کرتا ہون کہ یہان تشریف لانے مین بیوے کو آپ نے آرام دہ پایا ہوگا۔

امیر ہان میرا یہ طویل سفر بڑے آرام ودلچسپی سے گذرا

والسرائے مجھے امید ہے کہ راستہ مین آپ کی خاطر ومدارات کے انتظام خاطر خواہ واطمینان بخش ہوئے ہون گے۔

امیر جہان کہین مین نے قیام کیا وہان مین نے انتظام معقول پایا جس سے مین خوش ہون

والیسرائے مین یہان آپکا خیر مقدم کر کے بہت خوش ہو

امیر :- مجھے بہی بہت خوشی ہوئی۔

وائسرائے :- مین آپ سے ملنے کا بہت دنون سے منتظر تہا

امیر :- علیٰ ہذا مین بہی۔

وائسرائے :- امید ہے کہ آپ سے پرائیویٹ گفتگو کرنے کا بہی مجھے موقع ملیگا۔

امیر :- میری بہی خواہش ہے کہ آپ سے تنہائی مین باتین کرون

وائسرائے :- مین اس بات سے بہت خوش ہون کہ آپ کلکتہ بہی تشریف لائینگے۔

امیر :- کلکتہ دیکہنے کا مجھے عرصہ سے شوق ہے۔ گو اصلی پروگرام مین کلکتہ کی سیر نہ تہی۔

وائسرائے :- پروگرام مین کلکتہ کو محض اس خیال سے نہین داخل کیا تہا کہ زیادہ سفر سے آپکو تکلیف نہ ہو۔

امیر :- مجھے ایسے سفر سے کچہہ تکلیف نہ ہوتی کیونکہ ہندوستان مین محض آپ سے ملنے اور سیر کرنے کے لئے آیا ہون۔

وائسرائے :- مین امید کرتا ہون کہ میری اور آپ کی کلکتہ کی ملاقات مین اسقدر ضابطہ کی پابندی نہ ہوگی۔

امیر :- مین کلکتہ مین آپ سے نہایت آزادانہ اور دوستانہ طور پر ملاقات کرونگا۔

وائسرائے:۔ حضور ملک معظم آپ کے ہندوستان تشریف لانے سے بہت خوش ہین۔

امیر:۔ مین آپ کے ملک معظم کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اون کو میرے ہندوستان آنے کی خوشی ہوئی۔

وائسرائے آپ کے یہان میرے کیمپ پر تشریف لانے سے مین بیحد مسرور ہوا۔ مین بہی بہت جلد حاضر ہون گا

امیر:۔ آپ کا آنا بڑا مبارک ہو۔

اس گفتگو کے بعد چاے لائی گئی۔ وائسرائے نے بالائی پیالہ خود اپنے ہاتہہ تواضعاً پیش کیا۔ امیر صاحب نے اپنا پیالہ اوٹہانے سے پہلے وائسرائے کے پیالہ مین بالائی ڈالی اور مسکرا کر کہا کہ مین آپ کو دودہ دیتا ہون۔

چاےنوشی سے فارغ ہونے کے بعد دونون ہاتہہ ملا کر رخصت ہوئے جب وائسرائے ملاقات بازدید کو تشریف لے گئے تو ہز میجسٹی نے وائسرائے کا مناسب طریقہ سے خیر مقدم کیا اور بیٹہنے کے بعد وائسرائے نے خاص خاص اصحاب امیر صاحب سے تعارف کرایا۔ ہز میجسٹی کی فوج نے وائسرائے کی سلامی اوتاری۔

گارڈن پارٹی

اوسی شام کو وائسرائے نے گارڈن پارٹی دی جس مین مہاراجہ جیپور

گوالیار۔بنارس۔کشن گڑہ بیکانیر۔چمبہ۔دتیا۔دہولپور۔ٹہری۔منی پور۔بلرامپور
نواب صاحب رامپور۔بہارو۔دیگر تعلقہ داران اودہ بہی شریک تھے۔
امیر صاحب لیڈی منٹو سے بہت دیر تک باتین کرتے رہے اور ہر ایک
والیٔ ریاست کے خاندانی حالات سے اپنی واقفیت ظاہر فرمائی۔آپ
ہر شخص سے اس اخلاق سے گفتگو کرتے تھے کہ وہ آپ کی شاہانہ
اخلاق کا قایل ہوجاتا تہا

نماز جمعہ

۱۱ جنوری کا دن تاریخ ہند مین اگرہ کے لئے خاص طور سے لکھے جانے
کے قابل ہے۔کیونکہ اس دن ضیاء الدین والملت اعلی حضور
محمد حبیب اللہ خان صاحب بہادر والی دولت خداداد افغانستان
خلد اللہ ملکہ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جمعہ مسجد تشریف لائے اس سے
ایک دن پہلے گورنمنٹ کی طرف سے تمام شہر مین ڈہنڈورا پٹوا دیا گیا
تہا کہ کل جمعہ کے روز امیر صاحب جامع مسجد تشریف لیجائین گے جس
مسلمان کو نماز مین شریک ہونا ہو گیارہ بجے تک مسجد پہونچ جائے
ورنہ راستہ بند کر دیا جاے گا۔اس خبر کے سنتے ہی تمام وہ مسلمان
بہی جنہون نے کبہی عید کے دن بہی نماز نہ پڑہی ہوگی رات ہی سے
تیاری کرنے لگا۔چنانچہ صبح ہوتے ہی تمام صحن مسجد چہتین اور منارے
تک تمام مسلمانون سے بہر گئے۔خیال کیا جاتا ہے کہ صرف مسجد کے

اندر کم سے کم ساٹھہ ہزار مسلمان شریک نماز ہوئے ہون گے باہر کے
لوگون کی تعداد علاوہ ہے۔ بارہ بجے کے بعد امیر صاحب کی فوج کے
لوگ مسجد مین اگر گذرنے والے راستہ مین صفین باندہ کر کہڑے ہوگئے
اس کے بعد اعلیٰ سردار اور افسر مسجد مین آئے اور اپنا انتظام قایم رکہا
اندر کے فوجی جوانون نے اپنی تلوارین میان سے باہر نکال لین تہین
ٹہیک سوا بجے امیر صاحب کی سواری آئی اور مسجد کے اندر قدم رکہتے
ہی تماشائیون نے اشتیاق دیدار مین ہجوم کیا۔ لیکن آپ نہایت اطمینان
سے ممبر کے قریب تشریف لے گئے۔ مسجد کے باہر ایک نہایت شاندار
شاندار دروازہ تیار کیا گیا تہا۔ جس نے مسجد مین چار چاند لگا دیے تہے۔
اس کے بعد خود ہز میجسٹی امیر صاحب نے مختصر سا خطبہ پڑہا اور خود ہی
نماز پڑہائی۔ نماز مین بہت ہی مختصر صورتین قرات سے پڑہین۔ جس کو
نزدیک کے متقدیون نے بہت ہی پسند کیا۔ بعض لوگون کا بیان
ہے کہ امیر صاحب کے گفتگو کرنے مین تو کسیقدر لکنت معلوم ہوتی
ہے لیکن قرات مین لکنت کا بالکل اثر نہین پایا جاتا۔ ہر مسلمان مارے
خوشی کے پہولا نہین سماتا تہا کہ اوس نے آج ایک مسلمان بادشاہ کے
پیچہے نماز پڑہی۔ نماز کے بعد اسلامیہ کمیٹی کے پانچ ممبرون۔ منشی عبدالکریم
صاحب سی آئی۔ ای۔ حکیم سید معصوم علی صاحب۔ منشی امیر الدین
صاحب۔ عبد العلی شاہ صاحب اور حکیم شفیع اللہ صاحب نے حسب ذیل
ایڈریس ایک نقرئی تہالی مین رکہکر پیش کیا جو مطلا کاغذ پر طلائی حرفون

سے لکھا اور نہایت اعلیٰ درجہ کے خوبصورت ریشمی کارکتابی صورت مین پیش کیا گیا تھا۔ اور منشی امیر الدین صاحب ممبر کمیٹی نے ایڈریس پڑھ کر سنایا۔ ایڈریس حسب ذیل ہے

نقل ایڈریس

جو بعد نماز جمعہ منجانب کمیٹی اسلام حضور امیر صاحب کی خدمت مین پیش کیا گیا۔

سپاسنامہ از جانب مسلمانان آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

بخدمت سرکار رفعت آثار عظمت مدار سراج الملت والدین ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان صاحب والئ دولت خداداد افغانستان ؛

ای آمدنت باعث آبادی ما

ذکر تو بود زمزمہ شادی ما

الحمد للہ علی احسانہ کہ از مرور صدہا سال این موقعہ [illegible] رونمود کہ درین ماہ متبرک و یوم مسعود فرمان روائے اہل اسلام بمسجد ہذا نماز جمعہ ادا نمودہ مخلصان سرکار والا راعزت افزائی فرمودند

ز قدر شوکت سلطان نگشت چیزے کم

کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید

بنا برعلیہ این روز بسعادت افروز منجملہ واقعات تاریخی اکبرآباد دوام یادگار دور اخلاف تا صدہا سال زبان زد ہر خاص و عام خواہد بود ازہمہ بالاترین امر موجب مسرت و فرحت بے اندازہ است کہ درین ولائی مابین دو لتین یعنی ہندوستان و افغانستان روابط اتحاد و ضوابط وداد کہ باعث این خیر و برکت یعنی قدوم میمنت لزوم شدہ اند، از سابق روز افزون و از اندازہ بیرون اند۔ لہذا از کمال اخلاص درین بقعہ کرامت و اجابت اختصاص و برین آستانہ فیض کاشانہ دست دعا و دامن مدعا دراز کردہ مخلصان سرکار والا التجا میکند کہ یا ودود ہمچنین اتحاد فی مابین سرکارین مدام قایم و برقرار دار دائم اباعث سرسبزی و بہبودی ہردو ملک کناد

ایام اقبال مستدام باد

حضور امیر صاحب نے اس ایڈریس کا بتوسط ترجمان حسب ذیل جواب دیا

"مین اسلامیہ کمیٹی کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مجھے بہت بڑی خوشی ہوئی کہ آج مین نے مع اپنے تمام مسلمان بہائیون کے اوس مسجد مین نماز ادا کی جو ہمارے بزرگون اور اسلامی شاہان سلف کی تیار کی ہوئی ہے۔ مین گورنمنٹ ہندوستان کا بہی شکریہ ادا کرتا ہون کہ اوس نے مجھے آج کے دن اپنے مسلمان بہائیون کے ساتہہ نماز پڑہنے کا موقع دیا۔ مین آپ لوگون کا اسباب کا بہی شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے

مجھے خطبہ پڑہنے اور نماز پڑہانے کے لئے آگے بڑہایا!!

اس کے بعد ہز مجسٹی امیر صاحب "سلام علیکم السّلام" باآواز بلند کہتے ہوے تشریف لے گئے۔ مسجد کے دروازہ پر چوکڑی کہڑی تہی اوس پر سوار ہوکر معہ سرداروں کے کیمپ پر پہونچے۔ یہان سے ہز مجسٹی قلعہ اور تاج محل کی سیر کو تشریف لے گئے۔ بیان کیا جاتا آپنے ان دونون مقامون کی بہت دیر تک سیر کی اور مختلف مقامات کے فوٹو بہی لئے۔ شام کو امیر صاحب سرجان ہیوٹ اور جم خانہ کی گارڈن پارٹی مین شریک ہوے اور رات کو حضور والسرائے نے سٹیٹ ڈنر مین تین قسم کے افغانی کہانے بہی تہے جو امیر صاحب کو بہت پسند آئے۔ امیر صاحب نے حضور والسرائے کا جام صحت تجویز کیا اور حضور امیر صاحب کا جام صحت حضور والسرائے نے نوش کیا۔

بتیس ۳۲ ہزار فوج کی قواعد

۱۲ جنوری کا دن فوجی قواعد کے لئے مقرر تہا چنانچہ وہ فوج جو کم وبیش دو مہینے سے جمع ہو رہی تہی۔ اوس صبح سے مقام کہیریا کے میدان مین جو آگرہ سے تین کوس کے قریب دور ہے جمع ہونے اور دس بجے تک اوس چٹیل میدان مین بتیس ہزار فوج اور قریب قریب اسیقدر آدمی نظر آنے لگے۔ ساڑہے دس بجے حضور والسرائے معہ ہز مجسٹی و کمانڈر انچیف افواج ہند و لارڈ کچنر بہادر

و دیگر سول و ملٹری آفیسرس کے وہان پہونچ گئے۔ ۱۰۱۔ انوپ سلامی سر ہوتین۔ لارڈ کچنر نے فوجون کے انتخاب مین واقعی کمال کیا تہا خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان مین ایسا فوجی ریویو کبہی نہین ہوا یہان تک کہ دہلی دربار مین بہی یہ نظارہ نہ تہا۔

سب سے پہلے توپخانہ اور اوس کے بعد رسالون کو امیر صاحب کے سامنے قواعد کی حالت مین پیش کیا گیا۔ امیر صاحب حسب معمول اس ریویو کو بہت دلچسپی اور غور سے ملاحظہ فرما رہے تھے۔ پہر پیادہ فوج دکہلائی گئی۔ جب فوجی ملاحظہ ہو چکا تو ہز میجسٹی امیر صاحب معہ حضور والا اور ہز اکسیلنسی لارڈ کچنر گہوڑون پر سوار فوج کیطرف بڑہے اور فوج کے اعلیٰ افسرون سے اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی اور پہر مراجعت فرمائی۔ کیمپ روانہ ہوتے ہے۔ راستہ مین اپنے خاص سردارون سے کہا کہ "دیکہو تم کہا کرتے تھے کہ کابلی فوج دنیا مین سب سے اچھی ہے اور تمنے مجھے یقین دلایا تہا کہ کابلی فوج روس اور ہندوستان کی فوج پر غالب آسکتی ہے۔ لیکن اب تم کیا کہتے ہو۔ کیا کابل کی فوج اس فوج سے اچھی ہے۔ اس کا جواب کیا ہے غور کرو مین تمسے اس کا جواب لونگا۔ اس فوجی ریویو مین خبر رسانی کا غبارہ بہی بلند کرکے ہز میجسٹی صاحب کو دکہایا گیا تہا جو یقیناً پسند آیا ہوگا۔ قواعد کے متعلق حضور امیر صاحب نے لارڈ کچنر سے اپنا پورا اطمینان ظاہر فرمایا اور قواعد کے بعد امیر صاحب پانچ گہنٹہ

تک کیمپ کی سیر کرتے رہے اس وقت امیر صاحب اور لارڈ کچنر گھوڑے پر سوار تھے امیر صاحب نے بہت سے سوال کئے جن کا جواب لارڈ کچنر نہایت معقولیت سے دیتے رہے۔ آپ نے اکثر موقعون پر فوٹو بہی لئے اور لارڈ کچنر سے فرمایا کہ مین فوٹو گرافر بہی ہون

اسی رات کو قلعہ کے دیوان عام مین تمغے دئے جانے کا جلسہ ہوا جس وقت سب لوگ جمع ہو گئے تو بینڈ نے افغانی قومی راگ گانا شروع کیا۔ ہزمیجسٹی مغربی دروازہ سے تشریف لائے۔ سر لوئیس ڈین فارن سکرٹری نے ہزمیجسٹی کو لے جا کر دو تختون مین سے ایک پر بٹہایا۔ اس کے بعد اسی دروازہ سے ہز اکسیلنسی اپنی جگہہ پر بیٹہہ گئے تو سر لوئیس ڈین فارین سکرٹری نے حضور ملک معظم کا اجازت نامہ پڑہا جس کی رو سے ہز اکسیلنسی لارڈ منٹو کو عطائے تمغہ جات کا اختیار دیا گیا۔ سب سے پہلے ہزمیجسٹی امیر کی خدمت مین جی۔ سی۔ بی کا تمغہ پیش کیا۔ سر لوئیس ڈین نے وہ اجازت نامہ حضور وائسرائے کے حوالہ کیا۔ اور لارڈ کچنر جی۔ سی۔ بی لفٹنٹ جنرل سر چارلس ایجرٹن جی۔ سی۔ بی۔ کو ملا۔ تاکہ وہ تمغہ لگانیمین مدد دین۔ ہزمیجسٹی کو سر لوئیس ڈین لارڈ کچنر اور سر چارلس ایجرٹن لارڈ منٹو کے سامنے لائے۔ ہز اکسیلنسی نے تمغہ مع کالر اور بیج ہزمیجسٹی کے سینہ پر لگایا۔ اس کے بعد سر لوئیس ڈین نے ہزمیجسٹی کا حسب ذیل پورا لقب اور خطاب سنایا

جلالت مآب سراج الملت و الدین امیر حبیب اللہ خان جی۔ سی۔ بی۔ جی۔ سی۔ ایم۔ جی۔ امیر افغانستان و ملحقات

اس کے بعد ہزمیجسٹی اپنی جگہہ پر آ بیٹھے۔ بعد ازان حسب ذیل خطاب یافتگان کو تمغے تقسیم کئے گئے۔ جی سی ایس آئی ہز ہائی نیس مہاراجہ میسور کے

سی-ایس-آئی-آنریبل مسٹر ہامز-مسٹر ایل اے-ایس پورٹر سردار بہادر سردار گرکہہ سنگہ

آنریبل مسٹر ڈبلیو ایچ وایٹ-جی سی-آئی-ای-ہز ہائی نیس مہاراجہ صاحب بیکانیر

کے سی آئی-ای-مہاراجہ سر بہگوتی پرشاد سنگہ والئے بلرامپور-وسر ہربرٹ ہوپ رسلی

سی آئی-ای-مسٹر او ایل ٹرویجر-مسٹر سی آرکلیو لینڈ-آنریبل ملک عمر حیات خان مسٹر

جے ایچ ڈبوے-لفٹنٹ کرنل ڈبلیو جے-ٹونڈی-آنریبل مسٹر ابراہیم رحمت اللہ

آنریبل پنڈت سندر لال-لفٹنٹ کرنل اے ایچ گلیڈ ڈنو کامن-مسٹر ای اے

ڈورن-میجر ڈبلیو ایس سی کیمبل اور مسٹر جے پوسٹن-اس کے بعد حاضرین منزل

خاص کو گئے-جہان ہز اکسلنسی نے ایونگ پارٹی دی اور اس کے بعد شب کا

کہانا کہایا گیا-اتوار کی شام کو ہز اکسیلنسی نے ایونگ پارٹی دی اور اس کے بعد شب

کا کہانا کہایا گیا اتوار کی شام کو ہز اکسیلنسی سکندرہ اور فتحپور سیکری دیکہنے کے لئے گئے اور وہان

۲۰-اشرفیان عطا فرمائین

باقی حال

۱۴ جنوری کو ہز میجسٹی کے قیام آگرہ کی کارروائی ختم ہو گئی سہپہر کو امیر صاحب نے

پولو کا میچ دیکہا-شب کو ہز آنر سر جے پی ہیویٹ لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کے لئے

ڈنر مین شریک ہوئے ہز آنر کا کیمپ چینی قندیلون سے منور ہو رہا تہا حضور امیر صاحب

کے ساتہہ چودہ افغان بہی ڈنر شریک تہے-حضور ملک معظم اور ہز میجسٹی نے جام صحت

نوش کئے اوس کے بعد حضور امیر صاحب نے فارسی مین ایک دلچسپ تقریر فرمائی

ڈنر سے فارغ ہونے کے بعد قلعہ مین روشنی ہوئی اور جمنا کے کنارے آتشبازی

چہوڑی گئی جو قلعہ مین بخوبی دکہائی دے رہی تہی-امیر صاحب نے اس آتشبازی

کو بہت پسند کیا۔ آتشبازی کے ذریعہ علاوہ ملک معظم و بادشاہ بیگم حضور امیر صاحب اور لارڈ و لیڈی ارون کے مستیچو دکہانے کے لفظ

خوش آمدید

دکہایا گیا تھا آتشبازی نہایت دلکش رنگ کی چہوڑائی گئی

فتح پور کی سیر

۱۵ ر ماہ حال کو ہز میجسٹی امیر افغانستان بسواری موٹر کار فتحپور سیکری تشریف لیگئے تاکہ حضرت شیخ سلیم چشتی رحمت اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ پڑہیں۔ ہز میجسٹی ۱۲ بجے درگاہ میں داخل ہوئے۔ شیخ فضل رسول صاحب سجادہ نشین و دیگر خاندان حضرت شیخ علیہ الرحمت استقبال کے لئے حاضر تھے۔ ہز میجسٹی نے رسم فاتحہ خوانی ادا کرکے محلات و دیگر عمارات متعلقہ کی نہایت دلچسپی اور شوق سے سیر فرمائی اور ۱۶۔ دینار سرخ سجادہ نشین صاحب اور ۱۳ درگاہ شریف کی نذر کیں۔ اور درگاہ شریف کی جانب سے ایک تسبیح ایک طشتری اور صندل بطور تبرک پیش کیا گیا۔ ہز میجسٹی نے نہایت خوشی سے قبول فرمایا۔ اس کے بعد ہز میجسٹی آگرہ واپس تشریف لے آئے

امیر صاحب کی روانگی

۱۶ ر جنوری کی صبح کو حضور امیر صاحب آگرہ سے بمقام علی گڈہ تشریف لے گئے روانگی پرائیویٹ تہی اس وجہ سے کچہ ہجوم و اژدہام اور جلوس نہ تہا۔

صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے تماشائیون کا ہجوم بہی کم تہا - امیر صاحب کے تشریف لیجاتے ہی تمام شہر مین بدستور سناٹا نظر آنے لگا - بازارون چہل پہل اور رونق امیر صاحب کے ساتھہ ہی چلی گئی - خیمے ڈیرے اوکہڑ گئے - غرضکہ چار دن کی چاندنی اور پہر اندہیری رات

امیر صاحب کی بے تعصبی

یہ تو ناظرین کو معلوم ہو گا کہ امیر صاحب نماز عید الضحی دہلی مین ادا فرمائین گے چنانچہ وہان کے متعلق ایک عجیب مسرت بخش خبر موصول ہوئی ہے کہ جس کے سننے سے ہر کس و ناکس امیر صاحب کی لیاقت قابلیت اور بے تعصبی کی داد دیگا خبر یہ ہے کہ مسلمانان دہلی نے چاہا تہا کہ عید الضحی کی موقع پر حضور امیر صاحب کی طرف سے سو گائین قربانی کیجائین امیر صاحب نے جب اس خبر کو سنا تو سخت ناراض ہوئے اور حسب ذیل حکم صادر فرمایا ۔

جو کچھہ مین کہتا ہون اسے توجہ سے سنو اور دل کی آنکہون سے دیکہو مین زبانی اور اوپری باتین نہین کرتا ہون - اس لئے جو کچھہ مین کہتا ہون اسے توجہ سے سنو مین اس ملک مین بحیثیت ایک دوست کے آیا ہون اور بحیثیت دوست کے ہی واپس جانا چاہتا ہون کس کا دوست ؟ کس شخص کا دوست کیا اِس گروہ کا یا اوس گروہ کا - کیا اس شخص کا یا اوس شخص کا - ؟ نہین نہین مین تمام گروہون اور فرقون

کی حیثیت سے یہان وارد ہون - کیا تم کسی خاص گروہ کو میرے خلاف کرنا چاہتے ہو جن کے درمیان چند روز رہنے کی غرض سے مین آیا ہون - مین اپنا راستہ سلامتی اور دوستی کا رکہنا چاہتا ہون - خدا مجھے توفیق دے - کیا تم سو گائین میرے نام پر ذبح کرنا چاہتے ہو - تم میرے نام پر نہ تو دہلی مین نہ ہندوستان کے کسی اور شہر مین کوئی ایسا فعل کرنے کے مجاز ہو جس سے ہندون کو یا ملک معظم قیصر انگلستان کی کسی اور رعایا کو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہو - این ؟ کیا بکریان کافی نہین ہین - کہ تمنے گائے کا نام لیا کیا قربانی کے لئے اونٹ کافی نہین ہین - مین بخوشی تمہارے ساتہہ دہلی کی جامع مسجد مین بقر عید منانے کے لئے تیار ہون - وہان تم بکریان ذبح کرو - ہان ہان اگر چاہو تو اس کثرت سے بکریون کی قربانی دو کہ خون کا دریا بہ جائے ہندون کو اس بات کی پرواہ نہین ہے کہ تم بکریان کیون مارتے ہو اور کتنی مارتے ہو - لیکن اگر تمنے ایک گائے بہی ذبح کی تو مین اپنا منہ تم سے اور دہلی سے ہمیشہ کے لئے پہیر لون گا اگر تم میرا حکم قابل عزت سمجھتے ہو تو اس کی تعمیل کرو - ورنہ کم از کم میری درخواست پر تو مناسب غور کرو - مین دہلی مین امن سلامتی کے ساتہہ جاونگا - یہ نہ ہو کہ جب مین وہان سے آؤن تو شور و شر کے ساتہہ واپس آؤن تم میرا مطلب اچہی طرح سمجہلو یہ امر کہ تمہارا حق بقر عید کے روز گائے کی قربانی کا ہے - مین اس پر اعتراض کرنا نہین چاہتا خدا مالک ہے اور محمدؐ اوس کا رسول ہے - قران مقدس تمہارے سامنے کہلا ہے - مین تمہین کوئی نئی شرح دینے نہین آیا نہ دونگا مذہب تمہارا ذاتی معاملہ ہے اور تمہارا ضمیر تمہارا رہنما ہے - مین تو چاہتا ہون مین اپنے منزلون کے

گہر مین ہون - مجہے اپنے میزبان کے سامنے پریشان مت کرو - میرا سینہ خراب مت کرو - مسلمانان ہند حضور ہز مجسٹی شاہ کابل کے اعلیٰ خیالات اور بے تعصبی سے سبق سیکہین اور اپنے ہندو بہائیون کی دلجوئی کرنے مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت کانہ چہوڑین - پہر ہم دیکہین کہ کس طرح ہندو بہائی مسلمانون سے الگ رہتے ہین بعد چہوڑنے اگرہ کے ہز مجسٹی شاہ کابل بتاریخ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء وقت ۱۱ بجے صبح رونق افروز علی گڈہ ہوئے اسٹیشن پر صاحب کمشنر بہادر ڈپٹی کمشنر نواب فیاض علی صاحب رئیس پہاسو پریسیڈنٹ - نواب محسن الملک صاحب سکریٹری و مسٹر آرچ بولڈ پرنسپل کالج اسٹاف سے استقبال کے لئے موجود تہے بعد شیک ہینڈ و مزاج پرسی کے ہز مجسٹی کالج کیطرف روانہ ہوئے - مشتاقان دیدار کی کثرت تہی کالج کی طرف سے جہنڈیون وغیرہ سے آراستہ کی گئی تہی - فوج سے دسوین پنجابی والٹوین لنسرس موجود تہین علاوہ ان کے طلبا کالج کی بہی فوج اپنے کالے کوٹ اور سفید پیجامون مین بہت بہلی معلوم ہوتی تہی - سڑک کے دونون طرف نشستین بنادی گئی تہین -

کالج کے صدر دروازہ پر جہان سے یہ سب آراستگی شروع تہی کالج کے ٹرسٹی جو شمار مین ۳۲ تہے اور تمام لوگ مثل پروفیسرس ٹیچرس و ممبرس وغیرہ استقبال کے لئے حاضر تہے - اس تمام آراستگی اور عمدہ انتظام کو دیکہہ کر ہز مجسٹی نے جو ارشاد فرمایا وہ یہ ہے - مین دل خوش کن آراستگی و انتظام کو دیکہکر خوش ضرور ہوا مگر زیادہ خوشی مجہے ان چیزون کے نہ دیکہنے سے ہوسکتی تہی - اس کہنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ مین آپ لوگون کی روزانہ طرز زندگی دیکہنے

آیا ہون نہ کہ کسی خاص موقعہ کی آراستگی - مین آپ لوگون کو کام کرتے ہوئے
دیکھنا چاہتا ہون اور تعلیمی اصول کا معائینہ کرنا چاہتا ہون" یہان آپ کچھ مسکرائے
اور فرمایا "کہ شاید ان آراستگیون اور انتظامات کے بغیر آپ لوگ میری موجودگی
پسند نہ کرتے - اس کے جواب مین نواب صاحب نے عرض کیا "کون شخص اندہیری
رات مین خواہ وہ کسی حالت مین ہو آفتاب کے طلوع ہونے کا خواہشمند نہین
ہوتا - ہز میجسٹی نے ہنسکر فرمایا کہ "چمگادڑ کے بارے مین آپ کیا کہتے ہین"
اس موقعہ کے بعد ہز میجسٹی نے مذہبی بحث چھیڑ دی - ٹرسٹیون نے اکثر جواب
شافی دیئے - ہز میجسٹی اکثر تاکید کہتے ڈانٹتے تھے اور بحث بھی کرتے تھے -
لیکن ان تمام باتون سے مقصد کچھ اور ہی تہا - ہز میجسٹی نے علم الہی کے سلسلہ
مین چند سوالات کئے اصول علم الہی واکثر مسئلہ بھی دریافت کئے - اگرچہ کالج کے
ٹرسٹی - ملا یا پادری نہ تھے مگر پھر بھی اپنے آپ کو دیندار مسلمانون مین ثابت کر
دکھایا - اب ہز میجسٹی معہ اپنے ۱۴ سردارون کے لٹن لائبریری مین کھانا تناول فرمانے
تشریف لے گئے - ساڑھے بارہ بجے سے حضور نے کالج دیکھنا شروع کیا - ہر ایک
بورڈر کا کمرہ بغور ملاحظہ فرمایا - بعد اس کے لائبریری کا ملاحظہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "ان
کتابون مین جو کچھ لکھا ہے مین جانتا ہون - لیکن ان کتابون کے پڑھنے والون
کا حال معلوم کرنا چاہتا ہون - گویا آپ زیادہ وقت لائبریری مین صرف کرنا نہین چاہتے
تھے - اس کے بعد آپ نے ہر ایک عمارت کو بغور ملاحظہ فرمایا - کسی کسی جگہہ آپ
تعریف کرتے جاتے اور بعض جگہون پر نکتہ چینی بھی - مگر کوئی فقرہ ظرافت سے خالی
نہ ہوتا تھا سوا گھنٹہ کامل ملاحظہ کے بعد ڈیڑھ بجے ہز میجسٹی نماز کے واسطے مسجد مین تشریف

لے گئے نمازیون کی کثرت سے اس مسجد مین ایک بالشت جگہہ ملنا بہی مشکل تہا۔ نماز
ادا کر چکنے کے بعد ہز مجسٹی نے فرمایا کہ "مین ہر ایک کلاس کو اوسی حالت مین دیکہنا چاہتا
ہون جس طرح کہ وہ روز اپنا سبق حاصل کرتے ہین۔ مین اوستادون کو لیکچر
دیتا ہوا دیکہنا چاہتا ہون چنانچہ فوراً حکم کی تعمیل کی گئی۔ ہر ایک کلاس مین داخل
ہو کر آپ نے لڑکون سے سوالات کئے ایک لڑکے کو جو کہ حافظ قران تہا کرسی پر
بٹھا کر قران سنا۔ اس موقعہ پر ہز مجسٹی کے آنسو نکل آئے" اللہ اکبر" یا خدا مسلمان!
ایسے ہی ہوتے ہین۔ سنی لڑکون سے پہلا سوال یہ تہا کہ اسلام کے پانچ رکن کیا
ہین۔ ہز مجسٹی نے شیعہ طالب علمون سے حسب ذیل گفتگو کی

"طالبعلمون سنو تم ابہی نوجوان ہو۔ میرے لفظون کو یاد رکہو اوس وقت تک
کہ تم بوڑہے ہو جاؤ۔ تمنے لوگون کو کہتے ہوئے سنا ہو گا کہ امیر افغانستان ایک
متعصب سُنی ہے چونکہ مین سنی ہون کیا ....
اس لئے مجکو متعصب ہونا چاہیے۔ اب مین تمسے دریافت کرتا ہون کہ تم جو شیعہ
ہو کیا ہندون کو سنیون پر ترجیح دیتے ہو مین خیال کرتا ہون کہ کبہی نہین کیا تم
خیال کرتے ہو کہ مین جو ایک سنی ہون۔ ہندون کو شیعون پر ترجیح دیسکتا ہون
نہین۔ اچہا تمنے ابہی اخبارون مین پڑہا ہو گا کہ مین نے عید کے موقعہ پر دہلی مین
گائے کی قربانی کو روک دیا صرف اس خیال سے کہ مین مذہبی معاملات مین ہندون
سے ملائمیت کا برتاو کرتا ہون تو کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ مین سنیون سے اس
سے کم برتاو کرتا ہون گا؟ مین تمسے کہتا ہون کہ اس وقت سے مجکو ایک متعصب
سنی مت خیال کرنا۔ افغانستان مین میری رعایا مین۔ سُنی شیعہ۔ ہندو یہودی

سب قومین آباد ہین۔ مین نے ہر فرقہ کے مذہبی رسوم ادا کرنے کی عام اجازت دے رکھی ہے" ہان بیشک یہ کہون گا کہ مین اسبات مین ہرگز راضی نہین کرتین خلیفون کو گالیان دیجاوین (تبرہ) اگر اسیکا نام تعصب ہے تو مین ضرور متعصب قرار دیا جاسکتا ہون۔ اس کے بعد اسٹریچی حال مین بزبان فارسی ایڈریس پیش کیا گیا۔ اوّل اس ایڈریس کو سنایا گیا۔ مگر بوجہ طول طویل ہونے کے سب کو سننے مین ہز میجسٹی نے انکار کیا کیونکہ اس مین زیادہ تر وہی واقعات تھے کہ جو اس سے پیشتر حضور کے گوش گذار ہو چکے تھے۔ (یعنی علیگڈہ کالج کی ہسٹری) ہز میجسٹی نے فرمایا کہ مین ان تمام حالات کو سُن چکا ہون۔ زیادہ وقت ضایع نہ کرنا چاہیے"

اس کے بعد [illegible] مترجم کے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

"اللہ کا شکر ہے کہ اوس نے گورنمنٹ آف انڈیا کے دل مین نیکی دی کہ ایسے کام مین اپنی امداد کے ذریعہ سے لوگون کی ہمت کو بڑہایا جس کے لئے مین گورنمنٹ آف انڈیا کا بہی شکر گذار ہون۔ مین نے اس کالج بارے مین اکثر اچہی خبرین سنین اور بری خبرین بہی سنین۔ لیکن برائیون کی تعداد زیادہ تہی جن یہان واقعات کی اصلیت معلوم کرنے کے خاصکر آیا ہون۔

کیونکہ مین دوسرون کی بات کا کبہی اعتبار نہین کرتا ہون۔ تاوقتیکہ مین تحقیقات نہین کر لیتا۔ بعد ہر معاینہ کی تحقیقات کے مین زور کے ساتہ کہہ سکتا ہون کہ مین نے ٹرسٹیون سے اون کے مذہب اون کے کام اور اون کے کالج کے قایم ہونے کے اصلی مقصد اور اون کے نتیجہ کے بارے مین سوالات

گئے۔ اور کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا۔ علاوہ برین ہرایک کلاس مین خود تشریف لے گئے۔ لڑکون کو سبق لیتے ہوئے دیکھا۔ اون کے اوستادون کو لکچر دیتے ہوئے دیکھا۔ چند طالبعلمون سے دینیات کے متعلق سوالات بہی کئے۔ ان سب کے نتیجہ نے مجکو ثابت کر دیا کہ بدخواہان کالج مطلق جہوٹے ہین۔ دوبارہ کہتا ہون کہ جہوٹے ہین اور مطلق جہوٹے ہین۔

مجہکو معلوم ہوگیا کہ ٹرسٹیون کی یہ دلی خواہش ہے کہ یہان طالب علم پکے مسلمان بنجاوین۔ ثابت ہی ہے کہ طلبا، مسلمان کہلائے جانے کے قابل ہین۔ مین نے جو سوالات کے دینیات کے متعلق کئے اون کے جوابات ایک پکے دیندار کے لئے بہی آسان نہ تہے۔ لیکن طلبا، نے ہرایک کا جواب دیا۔ یہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ جو جوابات طلبا، نے دئے ایک رٹے ہوئے سبق کی طرح نہ تھے۔ بلکہ یہ آواز اون کے دل سے نکلتی تہی۔ خدا کا شکر ہے یہ طالب علم دینیات سے واقف ہین۔ اس لئے وہ شخص جو بدخواہان کالج کی زبان بند کر سکتا ہے وہ مین خود ہونگا۔ اس پر بہت کچہہ خوشی کے نعرے بلند ہوئے۔ جس کو ہز میجسٹی نے ہاتہہ کے اشارہ سے روک دیا۔ پس ایسے شخصون کو جن کا یہ خیال ہے کہ تعلیم اور مذہب ایک دوسرے کے مخالف ہین اور جن کا یہ خیال ہے کہ جہان تعلیم پہیلتی ہے وہان مذہب نہین رہتا۔ یہان آکر دیکہنا چاہئے۔ کہ دونون چیزین یہان موجود ہین جیسے کہ مین نے خود آنکر دیکہا ہے کہ یہان تعلیم کے ساتہہ ہی مذہب بہی نوجوانون مین کمی نہین کرتا۔ اس قسم بیوقوفی کے خیالات ایسی تعلیم کے بارے مین ہندوستان مین اکثر لوگون کے ہین۔ کیسی بیوقوفی ہے؟

سنو مین یہان مغربی تعلیم کی حمایت مین بطور ایک وکیل کے کھڑا ہون - انہین
خیالات کے دور کرنے کے لئے مین نے افغانستان مین ایک کالج قایم کیا
ہے جس کا نام اپنے نام پر حبیبیہ کالج رکھا ہے جہان یوروپین تعلیم بالکل یوروپین
طریقہ پر دیجاوے گی - لیکن جس بات پر مین نے زیادہ زور دیا ہے وہ مذہبی
تعلیم ہے - مذہبی تعلیم کو ایسے کالجون کو جز سمجھنا چاہیئے - جیسے کہ ایک عمارت بغیر
نیو - یا ایک درخت بغیر جڑ کے قایم نہین رہ سکتا - اسی طرح پر ایسے کالج مذہب کی
پابند نہ ہون گے تو کچھہ نہین کر سکتے - لیکن مین یہ ضرور کہونگا کہ مین مغربی تعلیم کا دلدادہ
ہون - یہان تعریفی نعرے بلند ہوئے جس کو آپ کے مترجم نے روکنا چاہا
مگر آپ نے مترجم سے کہدیا کہ اس موقعہ پر کافی طور پر خوش ہو لینے دو) اب
اس کالج کی تعریف کرنے کے بعد مجکو اس کی کچھہ امداد بھی کرنی چاہیئے - لیکن
میرے اوپر میری رعایا کے تعلیمی حقوق بہت زیادہ ہین اور تعلیم کے ذریعے
افغانستان مین کم تاہم ہمیشہ کے لئے اس کالج کو ۶۰۰۰ سالانہ دینا منظور
کرتا ہون - (یہان تعریفی نعرے ہر طرف سے گونج رہے تھے) اور اس وقت
بیس ہزار دیتا ہون " (تعریفی نعرہ -

بعد کے واقعات

ایڈریس ایک چاندی کے صندوقچہ مین پیش کیا گیا ہز میجسٹی نے فرمایا کہ مین آپ
لوگون کو خدا کے سپرد کرتا ہون اور اب رخصت ہون -
اس وقت پانچ کا وقت تہا - بدیں وجہ ہز میجسٹی نے گارڈن پارٹی سے انکار

کیا۔ اور ہز ہائینس کے ساتھہ کہانا کہانے کے بعد روشنی دیکہتے ہوئے کانپور کو روانہ ہوئے۔

ہز میجسٹی امیر صاحب کانپور مین

۷ ا جنوری کی صبح کو ۹ بجے ہز میجسٹی سبز رنگ کا سوٹ زیب تن کئے ہوئے تہنیت فرمائے کانپور ہوئے۔ اسٹیشن پر سرخ رنگ کا کپڑا بچہا ہوا تہا۔ اور ہر قسم کی آراستگی کی گئی تہی۔ مسٹر میکلم رایٹ کلکٹر۔ مسٹر ٹڈبال ڈسٹرکٹ جج اور افسران کمانڈنگ نے استقبال کیا۔ شہر کی آراستگی عمدہ پیمانہ پر تہی۔ جابجا محرابون پر انگریزی فارسی مین خیر مقدم کے جملے لکہے ہوئے تہے۔ جہنڈیان پہرپرے اوڑ رہے تہے دوطرفہ سڑک پر تماشائیون کا ہجوم تہا۔ ہر چہار طرف سے خوشی کے کے نعرے گونج رہے تہے۔ ہز میجسٹی نہایت خندہ پیشانی سے ہاتہہ اوٹہا کر سلام کا جواب دیتے جاتے تہے۔ اسٹیشن سے سوار ہوکر مال روڈ ہوتے ہوئے آپ روئی کے کپڑون کے کارخانہ مین تشریف لے گئے۔ اس کارخانہ کے پہاٹک پر ایک بہت بڑی محراب بنائی گئی تہی۔ جسپر خوش آمدید کا جملہ لکہا گیا تہا۔ اندر کی جانب سرخ رنگ کا پہریرہ جو مندرجہ بالا جملہ کے ساتہہ ہوا مین لہرا رہا تہا۔ غرضکہ کارخانہ دار نے کوئی دقیقہ آراستگی کا اوٹہا نہ رکہا تہا۔ دروازہ پر سے آنریبل مسٹر میک رابرٹ صاحب ہز میجسٹی کو استقبال کرکے اندر لے گئے اور ہر ایک چیز کو دکہایا۔ آپ نے ہر ایک چیز نہایت غور اور دلچسپی کے ساتہہ ملاحظہ کی۔ کپڑے بنتے ہوئے دیکہکر بدرجہ غایت محظوظ ہوتے۔ اور مسٹر میک روبرٹ کی تعریف کی۔ یہان سے آپ میور ملز کو تشریف

لے گئے جس وقت تک اپ اونس ل مین سیر فرماتے رہے۔ گھنٹہ گھر نہایت سریلی آواز مین گونجتا رہا۔ میمورل سے حضور اپنے کیمپ کو جو گرین پارک مین واقع تھا تشریف لے گئے۔ اس کیمپ کی آراستگی ہر طرح پر قابل تعریف ہے۔ حافظ محمد حلیم صاحب نے ہر قسم کا اسباب تکلفات کیمپ کے اندر مہیا کیا تھا اور خیمہ وغیرہ وکٹوریہ مل نے۔ ہز مجسٹی یہان سے فارغ ہو کر معہ خاص خاص سردارون کے کوپر ایلنس فیکٹری کے ملاحظہ کے لئے تشریف لے گئے بریکفاسٹ کے بعد ہز مجسٹی اپنے بڑے بڑے سردارون کے ساتھہ کوپر ایلین فیکٹری کو ملاحظہ کرنے تشریف لے گئے جس کا کپاؤنڈ منتظمین نے طرح طرح کے ساز و سامان سے اراستہ کر رہا تھا۔ بہت سا ساز و سامان سے اراستہ کر رکھا تھا۔ بہت سا ساز و سامان جو خاص ہز مجسٹی کے ملاحظہ کی غرض سے علیحدہ ترتیب سے رکھا گیا تھا۔ اسے ملاحظہ فرما کر آپ بہت خوش ہوئے یہان سے آپ اپنے کیمپ کو واپس تشریف لائے اور چاء نوشی کے بعد پھر سرکاری کارخانہ زین سازی کو ملاحظہ کرنے تشریف لے گئے۔ جس کی آپ ایک گھنٹہ تک سیر کرتے رہے اور آپ ہر ایک چیز کو خوب اچھی طرح ملاحظہ فرمایا۔ آپ نے ان کارخانون کو بھی ملاحظہ کیا جو ہندوستانی فوج کے لئے سامان تیار کرتے ہین۔ آپ نے نارتھہ ویسٹ ٹینری اور کوپر ایلین کو ۲۵ ہزار بوٹون کا آرڈر دیا۔ فیکٹری ملاحظہ فرما کر واپس تشریف لانے کے بعد آپ نے محمڈن ڈیپوٹیشن کو جو بہ سرکردگی نواب سید علی صاحب حاضر ہوا تھا شرف بار عطا فرمایا۔

ایڈریس بزبان فارسی چاندی کے بکس مین بند تھا۔ ایڈریس کے جواب مین

آپ نے ڈپوٹیشن کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ گورنمنٹ نے مسلمانون کو بھی مذہبی آزادی دے رکھی ہے اور وہ یہ کہ ہر ایک مسلمان کو اپنا بھائی سمجھتے ہین۔ ایڈریس کے بعد حافظ محمد حلیم صاحب کو پیش کیا گیا جنہون نے قلمی قران شریف نذر گذرانا جسے عالمگیر کے زمانہ مین عارف ہاروی نے لکھا تھا۔ اور جس پر اوسے یاقوت رقم کا خطاب عطا کیا تھا۔ یہ قران شریف ۲۰۰ برس کا لکھا ہوا ہے۔ اس کلام مجید کے علاوہ دلایل الخیرات کی ایک جلد بھی تھی۔ امیر صاحب نے اس نذرانہ کو قبول فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔

۶½ بجے ہز مجسٹی نے نمایشی خیمہ کو ملاحظہ فرمایا جہان طرح طرح کی دستکاریون کے نمونے فراہم کئے گئے تھے۔ امیر صاحب نے ان نمونون مین سے بہت سے نمونے خرید فرمائے۔ اس موقعہ پر ایک دلچسپ واقعہ یہ ہوا کہ جب ہز مجسٹی نمایشگاہ کے اوس مقام پر پہنچے جہان برش کمپنی نے اپنی چیزین سجا رکھی تھین۔ تو کمپنی کے اسسٹنٹ نے جو وہان موجود تھا ہز مجسٹی سے عرض کیا کہ ان چیزون مین سے بہت سی چیزین سوئر کے بالون سے بنائی گئی ہین۔ شاید حضور ان کو ہاتھ لگانا پسند نہ فرمائین۔ ہز مجسٹی بہت ہنسے اور فرمایا "مین ہر ایک ایسی تر چیز کو جو تر ہو بلا کسی خیال کے چھو سکتا ہون"

۹½ بجے ہز مجسٹی کی سپیشل ٹرین کانپور سے روانہ ہوئی

امیر صاحب گوالیار مین

۱۸ جنوری کی صبح کو امیر صاحب گوالیار مین پہونچے ریلوے اسٹیشن پر مہاراجہ

سینند ھیا نے   معہ اپنے اعلیٰ حکام کے استقبال کیا پلیٹ فارم پر ایک گارڈ
آف آنر ریاست کی پلٹن کا صف بستہ تہا۔ اوس نے سلامی دی۔ پہر ۳۱ توپین امیر
صاحب کی سلامی کی سر ہوئین۔ مہاراجہ سینند ہیا نے ایک طلائی ہار امیر صاحب کے
گلے مین ڈالا۔ اسٹیشن سے امیر صاحب محل کو روانہ ہوتے۔ ان کے اسکارٹ مین
رسالہ کی ایک رجمنٹ اور ریاست کی ایک فوج کیڈٹ کور تہی راستہ پر دو رویہ
ریاست کی فوج بستہ تہی۔ محل کے دروازہ پر دوسرا گارڈ آف آنر موجود تہا جس
نے امیر صاحب کو سلامی دی۔ کہانا کہا کر امیر صاحب نے جمعہ کی نماز جامع مسجد مین
ادا کی۔ اور پہر کو فوجی کہیل ملاحظہ فرماتے۔ ریاست کے سوارون نے اوّل
سکشن وار اور پہر ایک سوار نے نیزہ بازی کے کرتب دکہلائے۔ اس کے بعد ریاست
کے پیدل فوج کی انفنٹری کے ۵۰ نوجوانون نے جہنڈی کے اشارون سے سیمفور
سلنگ خبر رسانی کے طریقہ کی سیر دکہلائی۔ ۱۴ پلٹن کی ایک ہاف کمپنی نے باجہ کے
ساتہہ مگدرون کی ایک دلپسند کثرت کر کے دکہلائی۔ بعد ازان مصنوعی لڑائی
سے ایک قلعہ کو فتح کرنے کی سیر دکہلائی۔ رات کو ۵۰۰ آدمیون نے روشن مشعلین
ہاتہون مین لیکر مارچ لائٹ ٹاٹو کا تماشہ دکہلایا۔ امیر صاحب نے ۲½ گہنٹے تک
برابر بیٹہے رہ کر یہ سب فوجی تماشہ دیکہا۔ اور اوس وقت بہت خوش معلوم ہوتے تہے
بعد ازان رات کا کہانا کہا کر امیر صاحب نے جلد آرام فرمایا۔ ایکسو سے زیادہ پوربین
کیمپ مین مہاراجہ صاحب کے مہمان تہے۔ ۱۹ جنوری کو صبح کے وقت ہز مجسٹی
امیر نے ریاست کی تمام فوج کی قواعد دیکہی۔ توپخانہ پیدل اور سوارون نے عمدہ
کام کیا۔ مگر توپین پرانی وضع کی تہین۔ شام کو ہز مجسٹی شکار کے لئے گئے۔ اور

ایک شیر اور ایک شیرنی شکار کی - چونکہ امیر صاحب کے گوالیار لانے کی غرض

یہ بہی تہی - اس لئے ہز مجسٹی پہلی پہل شیر مارنے پر نہایت مسرور تہے -

شب کو ڈنر ہوا - اور ہز ہائی نیس اور مہاراجہ صاحب نے حضور ملک معظم کا

جام تجویز کرنے کے بعد ہز مجسٹی امیر کا جام ان الفاظ مین پیش کیا " اس جام صحت

تجویز کرتے وقت نہایت مناسب سمجہتا ہون کہ اس زبان کا جس کے ہز مجسٹی

اعلی درجہ کے ماہر ہین ایک شعر پڑہون ؎

خوشا وقتے وخورم روزگارے

کہ یارے برخورد از وصل یارے

میری ریاست اور پایہ تخت مین امیر صاحب کے تشریف لانے سے مجہے کمال مسرت

ہوئی - اور مجہے امید ہے کہ جب ہز مجسٹی اپنی سلطنت کو واپس جائین گے تو یہان کی

مختصر مقام کی دلچسپیون کو یاد رکہین گے - اس موقعہ کو قابل یادگار اور تاریخی سمجہتا ہون

کہ ہندوستان کے والیان ریاست مین ہز مجسٹی کی مہمانی کا صرف مجہے فخر حاصل ہوا

اب مین اپ کو زیادہ انتظار مین رکہنا نہین چاہتا اور آپ لوگون سے درخواست کرتا ہون

کہ ہز مجسٹی امیر افغانستان کے جام صحت نوش کرنے مین میرے ساتہہ شریک

ہون " ہز مجسٹی نے اس کا جواب انگریزی اور فارسی مین حسب ذیل دیا -

" مین برٹش گورنمنٹ کا ممنون ہون کہ مجہے یہان آنے کی اجازت دی مین

ہز ہائی نیس مہاراجہ کی مہربانی سے بدل مسرور ہون اگرچہ میرا قیام یہان تہوڑا ہا مگر

مین مہاراجہ صاحب مہمان نوازی کو کبہی نہین بہولون گا جس دلی جوش کیساتہہ آپ

لوگون نے میرا جام صحت نوش کیا ہے۔ اسیطرح مہاراجہ صاحب کا جام نوش کیجیئے"
اس کے بعد کیمپ سے لیڈیان آکر پارٹی مین شریک ہوگیئن۔ اور ہز مجسٹی بہت رات
تک ڈیوک وڈمیسر آف مجسٹریٹ سے باتین کرتے رہے

امیر صاحب کرنال مین

ہز مجسٹی گوالیار سے ۲۰- جنوری کی شام کو بذریعہ سپیشل ٹرین کرنال مین رونق افروز ہوئی
یہان سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر ایک بڑی بھاری جھیل ہے وہان حضور ممدوح نے
بطخ کا شکار کھیلا حضور کے ہمراہ قریب نصف درجن چیدہ سردار تھے۔ تمام پارٹی موٹر
کارون پر سوار جھیل پر پہونچے۔ شکار کا انتظام مسٹر بروس صاحب ریٹائر شدہ سپرنٹنڈنٹ
پولیس کے سپرد تھا۔ کمشنر صاحب دہلی بھی پارٹی کے ہمراہ تھے۔ جھیل پر دعوت کا اعزاز
نواب رستم علیخان صاحب کو دیا گیا۔ شکار سے فارغ ہوکر یہ جلیل القدر پارٹی کرنال مین
واپس آئی۔ نواب صاحب نے مہان نوازی کا انتظام بڑے تکلف اور شوق سے بہم
پہونچایا۔ اہل کرنال نہایت خوش ہوئے کہ اون کو بھی حضرت امیر صاحب کے دیدار
ملا۔ یہان بھی ۲۱ توپون کی سلامی دی گئی۔

امیر صاحب دہلی مین

ہز مجسٹی کرنال سے ۲۱ جنوری کو صبح ۷ بجکر ۵۰ منٹ پر دہلی پہونچے۔ آپ ۹ بجے
سے برآمد ہوتے افسران سول و ملٹری و معززین استقبال کے لئے موجود تھے
لیتے ہوئے براہ موری دروازہ سرکٹ ہاوس مین تشریف لے گئے۔ اسٹیشن

اسٹیشن کے ورود پر اور ۱۳ - سرکوئٹ ہاؤس مین داخل ہونے پر سر ہوئین -
قریب دو پہر امیر صاحب قیامگاہ سے برآمد ہوکر موٹر کار پر براستہ کشمیری دروازہ
لال قلعہ مین لاہوری دروازہ سے داخل ہوئے اور قلعہ کا ملاحظہ فرماکر براہ دہلی دروازہ
درگاہ سلطان نظام الدین تشریف لے گئے - باولی دروازہ سے سیّد وزیر الدّین و سیّد
یٰسین علی ہمراہ ہوئے - باولی کی کودائی کا نظارہ کیا سیّد غلام معین الدّین نظامی
خلف سیّد شرف الدّین صاحب بہی آ گئے - امیر صاحب نے اردو مین دریافت فرمایا کہ باولی
مین کتنا پانی ہے جواب دیا گیا ۴۵ فٹ - پہر درگاہ کی جانب تشریف لائے - صحن درگاہ
مین جملہ حاضرین درگاہ کے سلام کا بلند آواز سے جواب دیکر حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ
علیہ کے روضہ مین تشریف لے گئے - کواڑ بند کرا کے مراقبہ اور فاتحہ خوانی کی اور باہر
تشریف لائے - سرہانے کی تاریخ سیّد غلام معین الدّین صاحب نے پڑھ کر سنائی
شہاب المعانی الہروی ملاحظہ کرکے امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ ہمارے ہرات کے ہین
بعدہٗ روضہ سے باہر تشریف لائے حجرے کی جالیون کے دو ایک شعر حسن نظامی صاحب
پڑھنے پائے تہے کہ امیر صاحب احاطہ کے باہر تشریف لائے سیّد شرف الدّین صاحب
نے سلام کیا - امیر صاحب نے جواب دیکر مصافحہ کیا - امیر صاحب روضہ سلطان
نظام الدّین رحمتہ اللہ علیہ مین داخل ہوکر بدستور سابق مراقبہ و فاتحہ خوانی کر کے باہر
تشریف لائے جملہ متوسلین کیجانب سے سید ظفر علی صاحب نے تبرکات قران شریف
دستار بتاسہ پیش کئے - امیر صاحب نے قران شریف قبول فرمایا کہ ہمنے وقف کیا دوات
قلم لاؤ - حاضر کیگئی - آپ نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا وقف شد ۲۶
ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ سراج الملت والدّین دستار بتاسہ اوٹھالیا سیّد شرف الدین صاحب وکیل

سلطنت کابل نے اپنی جانب سے ایک دستار ایک ڈوپٹہ خوشبودار دو کشتی کوزہ مصری و
دو کشتی بتاسہ پیش کین اور اپنی وکالت کی سند مہری امیر دوست محمد خان سابق والی کابل مرحوم
کی ملاحظہ کرائی امیر صاحب نے فرمایا کہ این ہمہ صحیح است وہمان مہرست دستار و کوزہ
مصری لیکر باقی کیمپ مین پہونچا دینے کا حکم دیا۔ اس درگاہ مین صرف ۴۲۔ اشرفیان وعمامہ مرحمت فرمائے
بعدہ مقبرہ ہمایون کی سیر کی اور مالی کو ۵۔ اشرفیان انعام دین درگاہ کے مراقبہ وفاتحہ خوانی کے بعد
تبرکات پیش کئے گئے۔ امیر صاحب نے ۲۴ اشرفیان مرحمت فرمائین۔ واپسی مین مقبرہ
صفدر جنگ ملاحظہ فرما کر قیام گاہ کو تشریف لے گئے۔

دوپہر کے وقت امیر صاحب موٹر پر سوار ہو کر قلعہ کی سیر کو تشریف لے گئے۔
اور بعدہ قطب صاحب کی لاٹھ مقبرہ ہمایون اور دیگر مقامات کی جو راستہ مین
پڑتے تھے سیر کی۔

ہز مجسٹی نے سرود گاہ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیا چشتی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی
سیر فرمائی۔ اثناء سیر مین کوئی نئی بات نہین ہے جو لکھی جاوے

یہان بھی امیر صاحب کا کیمپ کمال خوبی سے آراستہ کیا گیا تھا اور گیارہ ہزار آدمیون کیلئے
خیمے نصب کئے گئے تھے۔

کرنال ۲۲۔ جنوری ۱۹۰۷ء

ہز مجسٹی ۲۱ کو دس بجے بعد شام دہلی سے بذریعہ سپیشل ٹرین کرنال پہنچے۔ یہان
یہان آنیکی خاص غرض بط و مرغابی وغیرہ کا شکار کھیلنا تھا جو کرنال سے ۲۰۔ ۲۲ میل
کے فاصلہ پر ایک جھیل مین بکثرت پایا جاتا ہے۔ چنانچہ امیر صاحب نے بدہ کا تمام روز

شکار کھیلنے مین گذارا۔ اور شام کو دہلی واپس تشریف لائے۔ دوران شکار مین امیر صاحب کی مہمان نوازی کا تمام انتظام نواب رستم علیخان صاحب رئیس اعظم کرنال کے سپرد تہا۔

اجمیر (۲۳) جنوری

۹ بجے بعد شام ہز میجسٹی اجمیر کو روانہ ہوئے۔ وہان پہنچکر بعد ادائے نماز سنگ مرمر کی وسیع بارہ دری مین جسے صاحب چیف کمشنر اجمیر نے نہایت تکلف سے آراستہ کیا تہا تشریف لے گئے۔ بعد ازان آپنے میو کالج کی سیر فرمائی۔ اور طلباء کو دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ پھر ریلوے ورکشاپ کو دیر تک دیکھتے رہے اور کیمپ مین واپس آکر وقت مقررہ سے تین گہنٹے پیشتر اجمیر سے واپس روانہ ہوئے۔ سپیشل ٹرین سے روہیلہ سٹیشن پر پونے چہہ بجے صبح کے پہونچا۔ جہان ہز مجسٹی نے ۸½ بجے تک آرام فرمایا

دہلی (۲۴) جنوری ۱۹۰۷ء

۸½ بجے گورنمنٹ کے اہلکارون نے باضابطہ امیر صاحب کا استقبال کیا اور ہز مجسٹی موٹر پر سوار ہوکر سرکٹ ہاوس کو تشریف لائے پہر ناشتہ تناول فرماکر بمعیت سرہنری مکموہن وصاحب کمشنر دہلی و دیگر پولیٹکل افسران و چند سرداران موٹر پر سوار ہوکر مختلف کارخانجات کی سیر کو نکلے ۱۰½ بجے پہلے گنیش فلاور مل مین پہنچے۔ اہلکاران مل نے خیر مقدم کیا۔ اور ہز مجسٹی کو کارخانہ دکھلایا۔ نیز پان والائچی بہی پیش کیا۔ ہز مجسٹی بہت

محظوظ ہوئے اور اپنا فوٹو کمشنر چیف سیکرٹری ڈائرکٹر کو عنایت کیا اور اون کا فوٹو اون سے لیا۔ یہان امیر صاحب کا معہ تمام پارٹی فوٹو بھی لیا گیا۔ بعد ازان امیر صاحب نے ہنرو بسکٹ فیکٹری اور جمنا کاٹن ملز کا بھی ملاحظہ فرمایا اور کیمپ کو واپس تشریف لائے

پچیس ۲۵ جنوری روز عید

عید کی وجہ سے آج دہلی مین اس قدر رونق تہی کہ سالہا سال سے لوگون نے نہ دیکھی ہو گی۔ ہز مجسٹی معہ رفقا و سرداران ایک بجے دوگانہ عید ادا کرنے کے لئے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ خلقت کا بیشمار ہجوم تہا۔ ½ ۱ بجے پہر امیر صاحب معہ سرداران و دیگر ہمراہیان جامع مسجد مین نماز جمعہ پڑہنے کے لئے تشریف لائے۔ ساٹھہ ہزار کے قریب آدمی شریک جماعت تہے۔ ہز مجسٹی امیر صاحب نے ایک خلعت عیدگاہ کے امام کو اور ایک جامع مسجد کے امام کو عطا فرمایا۔

رات کو تمام شہر خصوصاً چاندنی چوک مین چراغان کیگئی۔ اور شام کے بعد آٹھہ بجے امیر صاحب کی سواری بازارون مین نکلی۔

افغانستان سے روانگی کے بعد امیر صاحب نے اپنی سرکاری ڈاک کو ہاتھہ نہ لگایا۔ اور اب سرکٹ ہاوس مین اس کے کئی انبار لگ رہے ہین۔ امیر صاحب نے تاکیدی احکام صادر فرمائے ہین۔ کہ تمام سرکاری کاغذات رات کے وقت اون کے ملاحظہ کے لئے پیش کئے جایا کرین

چھبیس ۲۶ جنوری

کو۔ امیر صاحب نے بعض عمارات قدیمہ کی سیر کی۔ ہز مجسٹی کا اسپیشل

۲۶ ماہ حال کی شب کو دہلی سے روانہ ہوا، ہر کی شب کو کچھ دیر الہ آباد کی سٹیشن پر ٹھہرا
مگر امیر صاحب گاڑی سے تشریف نہ لائے۔

ہز مجسٹی کلکتہ مین

۸ ہر جنوری کی صبح کو پہونچے اور باوجود یکہ پہلے ہو گیا تہا کہ دورہ پرائیویٹ ہوگا پہر بہی استقبال مین ٹری سرگرمی دکہائی گئی۔ اور راستہ مین ہر ملت و مذہب خصوصاً سرحدی باشندگان مقیم کلکتہ کا ایک انبوہ کثیر جمع ہو گیا۔ افغان اپنے کلاہ دار عماموں کے ذریعہ سے صاف پہچانے جا سکتے تہے تماشائیون کا زیادہ ہجوم اسٹرینڈ روڈ پر تہا جو صبح ہی سے بہر گئی تہی۔ اور پولیس کو انتظام مین سخت دشواری درپیش تہی اور مکانون کی چہتین اور کہڑکیان امیر کے مشتاق دیدار لوگون سے پٹی پڑی تہین ہوڑے کے پل سے ہیرسین روڈ تک آدمیون کا ایک سمندر موجین مار رہا تہا۔ البتہ جب کبہی اس ہجوم کے بیچ مین سے کوئی گاڑی یا ٹرام اس نے گذرتی تہی تو اس کا سلسلہ منقطع ہو جاتا تہا۔ ہوڑہ کے اسٹیشن پر بہی بہت بڑا مجمع تہا۔ افسران ریل نے مناسب موقع انتظام نہایت خوش اسلوبی سے کیا تہا۔ اور اسٹیشن سے پل تک سڑک کے جانے مین صرف زر اور محنت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا تہا۔ اور جہنڈیان وغیرہ نصب کی گئی تہین۔ اسٹیشن کی دیوارین پہول پتیون اور جہنڈیون سے ڈہکی ہوئی تہین۔ ٹہیک وقت پر ہز مجسٹی معہ ہمراہیان ٹرین سے باہر تشریف لائے تو معززو اعلیٰ سرکاری افسران نے بطور قائم مقام ہز اکسلنسی وائسرائے و کمانڈر انچیف استقبال کیا۔ گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ اور جب ہز مجسٹی اپنی گاڑی کے قریب پہونچے تو تماشائیون نے خیر مقدم کے نعرون اور چیرز سے آسمان سر پر اوٹہالیا۔

ہز مجسٹی کی فرودگاہ ہاشنگر ہاوس پر بھی گارڈ آف آنر اور بینڈ موجود تھا

۲۹ جنوری کا تار مظہر ہے کہ ہز مجسٹی امیر کلکتہ مین نہایت خاموشی کے ساتھہ مقیم ہین کسی قسم کی مراسم ادا نہین کیئے جاتے یہان تک کہ ہز مجسٹی نے بہت سی دعوتون کے قبول فرمانے سے انکار کیا کیونکہ ہز مجسٹی کلکتہ کے مناظر خاموشی وسکون کے ساتھہ ملاحظہ کرنا چاہتے ہین چنانچہ دوشنبہ کو ہز مجسٹی نے ٹکسال عجائب خانہ اور چڑیا خانہ کی سیر کی ہز مجسٹی اپنی اعلیٰ فراخ حوصلگی کی وجہ سے کسی چیز کی تعریف نہایت احتیاط کیساتھ کرتے ہین مگر چڑیا خانہ مین ببر شیرون کو دیکھکر آپکی زبان سے بے اختیار کلمات تحسین نکل گئے اور دیر تک انہین غور سے دیکھتے رہے اور اونکی حرکات سے محظوظ ہوتے رہے۔ اگرچہ دوشنبہ کا دن لیڈی منٹو کے میلے کی سیر کا تھا مگر اوسے ہز مجسٹی نے ملتوی رکھا جبکہ ہز مجسٹی لارڈ کچنر کے ڈنر مین شریک ہونیوالے تھے جمعہ کے دن ہز مجسٹی نماز جمعہ چیت پور کی مسجد زکریا مین ادا فرمائین گے۔ دوشنبہ ہی کے دن سر لوئیس ڈین فارین سکرٹیری ہز اکسلنسی گورنمنٹ کی طرف سے بہت سے تحائف پیش کئے جن مین متعدد اسلحہ۔ پیانو باجہ۔ گرامون باجہ۔ قندیل۔ آرایشی برقی اشیا اور دیگر خوشنما اور مفید چیزین تھین

ہز مجسٹی امیر نے کارخانہ اسلحہ سازی وبارود سازی کلکتہ کے دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا تھا اسلئے انتظام کیا گیا تھا کہ ہز مجسٹی ۳۰ جنوری کو سرکاری کارخانون کا ملاحظہ کرین۔ چنانچہ تاریخ معینہ پر صبح ۹ بجے ہز مجسٹی معہ سر ہنری میکموہن اور دو سردارون کے موٹر گاڑیون مین بیٹھکر کاشی پور کے کارخانہ مین پہونچے جہان میجر جنرل اسکارٹ اور میجر ہیل نے استقبال کیا ہز مجسٹی نے ہر چیز کا معائنہ نہایت غور کے ساتھہ کیا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اون کا جی کارخانہ سے باہر آنیکو نہین ہوتا تھا۔ اسکے بعد ہز مجسٹی دمدم کو تشریف لیگئے جہان اس کمیٹی کے مسلمان ممبر جو ہز مجسٹی کی آسایش کی ذمہ دار ہے ہز مجسٹی کی خدمت مین پیش کیے گئے یہ اصحاب لنڈی کوتل سے ہز مجسٹی کے کیمپ کے ساتھہ ہین کارخانہ دمدم پر ہز مجسٹی کا استقبال میجر واگرستان کسٹول کپتان ہیڈ وڈ کپتان چیلز مسٹر جی اسمتھ اور کپتان مرے نے کیا۔ ہز مجسٹی نے مال کے گولون اور کارتوسون

متعلق بہت سے سوالات کئے۔ ہز مجسٹی نے کارخانہ سے روانہ ہونیسے قبل افسران متعلقہ کا شکریہ ادا کیا۔ پھر دمدم انسٹیٹیوٹ مین مع اپنے دو سردارون کے لنچ تناول کیا۔ باقی اصحاب دوسرے کمرہ مین تھے۔ ایک بجے جیسا پور کے کارخانہ کو تشریف لے گئے۔ جہان میجر ہاک نے استقبال کیا۔ ہز مجسٹی دیر تک توپ سازی کا کام غور سے معائنہ کرتے رہے۔

حضور امیر صاحب اور والیان ریاست

جسوقت ہز ہائینس نواب رامپور آپکے سامنے پیش کئے گئے تو آپ نے نواب صاحب سے استفسار فرمایا کہ آپ پشتو جانتے ہین؟

نواب صاحب نے فرمایا نہین!

ہز مجسٹی نے بڑے استعجاب سے فرمایا کہ آپ پٹھان ہوکر پشتو نہین جانتے! اور اپنی نسبت فرمایا کہ مین تحصیل و تکمیل کی غرض سے غیر زبانون کی مشاقی کرتا ہون اور اس وقت پشتو۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی اور روسی زبان بولتا ہون۔ اگر کوئی میری کسی زبان کی گفتگو پر ہنسے تو مین بھی اوس کا اوپر ہنس سکتا ہون

ہز مجسٹی امیر صاحب نے بیگم صاحبہ بھوپال کی ذاتی علمی قابلیت اور ریاست کی خوش انتظامی کی تعریف فرمائی کہ وہ فارسی بڑے فراٹے سے بول سکتی ہین اس کے جواب مین کہا گیا کہ یہ سب برٹش گورنمنٹ کی اقبالمندی کا باعث ہے ہز مجسٹی امیر نے فرمایا کہ مین اس کو تسلیم کرتا ہون مگر یہ یاد رہے کہ

نہ ہر بیشہ نام مرد نرو ٭٭ نہ مثل زبیستہ بیستہ بود

آپکی اس برجستہ کلامی پر سب فارسی دان اصحاب پھڑک گئے اور خاص کر بیگم صاحبہ بھوپال پر تو اس کا بہت بڑا اثر پڑا کیونکہ اس صفت سے آپ ہی متصف کی گئی تھین۔

اسی طرح مہاراجہ کشن گڈھ بھی آپ کے آگے پیش کئے گئے آپنے پوچھا کہ آپ زبان فارسی مین گفتگو کر سکتے ہین؟ اس پر آپ نے جواب دیا سمجھ تو لیتا ہون مگر بول نہین سکتا۔ اسپر آپ نے اون سے کوئی کلام نہین کیا۔

بمبی مین ہز مجسٹی امیر
کی
تشریف آوری

بمبیٔ کے اخبار ایڈوکیٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہز میجسٹی امیر پرسون منگل کے روز سہ پہر کے ٹہیک ساڑہے تین بجے بذریعہ اسپیشل ٹرین بمبیٔ کے اسٹیشن بوری بندر پر پہنچے۔ ٹرین کے پہنچنے کے ساتہہ ہی تمام اسٹیشن نعرہ ہائے خوشی سے گونج اوٹہا۔ لیڈیون نے جو پلیٹ فارم پر ہز میجسٹی کی آمد آمد کے انتظار مین جنگلون کے اندر بیٹہی ہوئی تہین۔ ہز میجسٹی کے خیر مقدم کے طور پر اپنے دستی رومال ہلائے۔

اور حسب معمول ۳۱ توپ کی سلامی سر ہوئی۔ اسٹیشن کے سامنے پوناہارس کے سوار بلینی اسٹیچو سے ٹائمز آف انڈیا کی عمارت تک صف آراستہ کئے گئے تہے ان کے رجمنل جہنڈے کے اوپر چاندی کا پلہ چڑہا ہوا تہا۔ جو سورج کی شعاعون مین جگمگا رہا تہا۔

ہز اکسیلنسی گورنر بمبیٔ سوا تین بجے اسٹیشن پر پہونچے۔ آپ کے ہمراہی مین آپ کا پورا اسکارٹ اور کپتان گریول ایڈیکانگ اور ایک پولیٹیکل افسر بہی تہا۔ ہز میجسٹی امیر جس وقت گاڑی سے اوترے تو مسکرا رہے تہے سر ہنری میکموہن نے گورنر بمبیٔ کو آپ سے انٹروڈیوس کرایا۔ اور آپ نے بڑی گرمجوشی کے ساتہہ ان سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد بحری کمانڈر انچیف چیف جسٹس ہز لارڈ شپ بشپ آف بمبیٔ گورنر بمبیٔ کی کونسل کے اراکین لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ کا آپ سے تعارف کرایا گیا اور آپ نے ان سب سے بخندہ پیشانی ہاتہہ ملائے۔

اس کے بعد بحری کمانڈر انچیف نے بحری عہدہ دارون کو جو اس وقت موجود تہے آپ کے سامنے پیش کیا چیف جسٹس نے ججان ہائی کورٹ چیف سکرٹری گورنمنٹ

بمبئی ایڈیشنل ممبران لیجسلیٹو کونسل اور عہدہ داران سول کو پیش کیا۔ لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ ویسٹرن کمانڈ نے فوجی افسرون کو ہز میجسٹی کے روبرو پیش کیا۔ ہز میجسٹی امیر نے اپنے ترجمان کرنل عظیم اللہ خان بہادر کے روبرد توسط سے کچھ دیر تک ان لوگون سے باتین کرتے رہے جن کو آپ کے آغاجی خان بہادر مولا بخش اور آپ کے سرجن میجر برڈ نے آپ کے سامنے پیش کیا تہا جب ہز میجسٹی بمعیت ہز اکسلنسی گورنر بمبئی اور سر ہنری میکموہن اسٹیشن سے گاڑی پر سوار ہونے کے لیئے تشریف لے گئے تو بڑے زور شور سے چیرز ہوئے۔ آپ کے لیئے چوکڑا تیار کہڑا تہا۔ آپ کی سواری کے جلوس مین سب سے آگے پولیس موٹر گاڑی تہی۔ جو ۳۵ گہوڑون کی طاقت رفتار رکہتی تہی ہز میجسٹی کی گاڑی کے پیچھے ایک اور موٹر گاڑی تہی۔

ہز میجسٹی امیر

نے

ہز اکسلنسی والسرائے کا شکریہ ادا کیا

سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ہز میجسٹی امیر نے کلکتہ سے بمبئی روانہ ہونے کے قبل ہز اکسیلنسی والسرائے کا بار بار شکریہ ادا کیا کہ استقبال وخاطر و تواضع خوب کی گئی۔ آپ نے یہ بہی فرمایا کہ مجھکو یہ خیال نہین تہا۔ کہ میرا خیر مقدم اس گرمجوشی سے کیا جائے گا اور یہ کہ مین نے جو کچھ دیکہا اوس کو امید سے بڑہ کر پایا۔

ہز میجسٹی امیر کا فری میسن ہونا

افواہاً یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہز میجسٹی امیر قیام کلکتہ کے زمانہ مین فری میسن ہو گئے

ہین اب اخبار پایونیر اس کی تصدیق کرتا ہے۔

ہیز میجسٹی امیر کی بمبئی

سے

روانگی کی تاریخ

۱۴ر فروری کا اخبار ایڈوکیٹ بمبئی رقمطراز ہے کہ آج سرکاری طور پر مطلع کیا گیا ہے کہ ہز میجسٹی امیر بمبئی سے کل روانہ نہین ہون گے جیسا کہ پہلے قرار پایا تہا۔ بلکہ آپ ۲۰ رفروری روز چہارشنبہ تک بمبئی مین تشریف رکہین گے۔ بلکہ رائے یہ ظاہر کیجاتی ہے کہ ہز میجسٹی کو دسوین محرم یعنی ۲۴ رفروری تک یہان قیام فرمانا چاہیئے۔

ہیز میجسٹی امیر

اور

جنگی جہازون کی سیر

۱۴ر فروری کا اخبار ایڈوکیٹ بمبئی رقمطراز ہے کہ ہز میجسٹی امیر افغانستان آج تین بجے اپالو بندر پر جنگی جہاز ملاحظہ فرمانے تشریف لائے۔ سمندر کے کنارہ پر آپ کے اشتیاق مین لوگون کا بڑا مجمع تہا۔ جب آپ گاڑی سے اوترے تو حاضرین نے بڑے زور سے چیرز دے۔ اس کے جواب مین آپ نے سلام کیا۔ آپ خوش خرامی سے بندر کی سیڑہیون سے اوتر کر میرین لانچ پر سوار

ہوے جو آپ کے سوار کرانے کے لئے پہلے سے وہان موجود تہی - آپ اوس پر سوار ہوکران بہت سے جہازون کے درمیان سے گذرے جو آراستہ وپیراستہ سمندر مین قطار در قطار کہڑے تہے - آپ کی کشتی کے جلومین ڈانڈم اور اسپارٹیٹ نامی کشتیان تہین آپ کی سلامی کی توپین سر کی گیئن - فلیگ شپ پر کمانڈر نے آپ کا استقبال کیا اور اوس وقت ہر جنگی جہاز سے آپ کی سلامی مین اکتیس اکتیس توپین سرہونے لگین ہز میجسٹی کو جنگی جہازون کی خوب سیر کرائی گئی - اور تارپیڈو لفٹنٹ نے سفید سر والے تارپیڈو کے استعمال کرنے کی ترکیب آپ سے بیان کی اور ایک تارپیڈو چہوڑکر آپ کو دکہلایا بہی گیا -

ہرمیس کے تارپیڈو لفٹنٹ نے بہی آپ کو تارپیڈو چہوڑنے کا طریقہ سمجہایا لیکن ڈاک کے قریب ہونے اور فلیگ شپ کے متصل کہڑے ہونے کے باعث عملی طور پر آپ کو اس کے سمجہانے مین مضائقہ کیا گیا -

ہز میجسٹی نے ڈانڈم کے کوارٹر ڈیک پر کہڑے ہوکر برقی بٹن دبا کر ایک ماین خود چہوڑی - اور اوس کو چہوڑکر خوب محظوظ ہوئے -

ہز میجسٹی امیر

نے

کسٹم کا ملاحظہ فرمایا

ہز میجسٹی امیر صاحب جنگی جہازون کی سیر سے فارغ ہوکر بندر پر واپس تشریف لاتے تو ہز اکسلنسی لارڈ لیمنگٹن گورنر بمبئی اور وایس اڈمیرل ڈ آپکا استقبال کیا - ہز میجسٹی نے ان دونون سے ہاتہہ ملائے اور اس عنایت و مہربانی کا شکریہ ادا کیا جو جنگی جہازون کی سیر سے انتظام کے متعلق کی گئی تہی - ہز اکسیلنسی گورنر تو موٹر پر سوار ہوکر گورنمنٹ ہاوس کو تشریف لے گئے

اور ہز میجسٹی رج کو تشریف فرما ہوئے۔ ہز میجسٹی لیڈی جنلنس اور پارٹی کے ساتھہ کھانا تناول فرما کر ہار مسٹکن سرکس کو تشریف لے گئے اور آخیر تک آپ وہان تشریف فرما رہے اور چکر پر بائیسکل کے چلانے کا کرتب دیکھکر بہت محظوظ ہوئے اور بائیسکل کو غور سے ملاحظہ فرمایا۔

ہز میجسٹی اور ہز اکسیلنسی کے ہمراہیون نے جن کی تعداد ۳۰ یا ۴۰ تہی پہر قصد کیا کہ منگل آئندہ کو پہر اس کی سیر کرین گے۔ اور اس موقعہ پر خاص پروگرام تیار کیا جائے گا۔

ہز میجسٹی امیر کی سیاحت بمبئی

کے

متعلق تازہ حالات

اخبار ایڈوکیٹ آف انڈیا بمبئی مطبوعہ ۱۶ فروری رقمطراز ہے کہ کل چونکہ جمعہ یعنی مسلمانون کا یوم التعطیل تہا اس لئے ہز میجسٹی نے اس کو خموشی کے ساتھہ بسر کیا۔ صرف ساڑہے تین گہنٹے دو کانون کی سیر مین صرف کئے گئے احمد دیوجی کی دوکان فرنیچر مین چونکہ گرمی زیادہ تہی اس لئے ایک شخص بڑا سا پنکہا دے کر ہز میجسٹی کو پنکہا جہلنے کے لئے کہڑا کیا گیا تہا ہز میجسٹی نے اوس کو اپنے دستانے اوتار کر بطور بخشش مرحمت فرمائے۔ ہز میجسٹی کے تشریف لیجانے کے بعد پنکہے والا اس عطیہ شاہی کو نہایت فخر و عزت کے ساتھہ بہت سے لوگون کو دکہاتا پہرتا تہا۔ بہت سے لوگون نے چاہا کہ اصلی قیمت سے دس گنہ زیادہ قیمت دے کر یہہ دستانے ان کو دیدے لیکن پنکہے والے نے اون کو موجب برکت سمجھکر دینا گوارا نہین کیا۔ یہان تک کہ ایک بزرگ مسلمان نے

اس سے ایک ہی دستانہ لینا چاہا لیکن اس نے وہ بھی نہ دیا۔

ہزمیجسٹی فرنیچر کے کمرہ نمایش کی سیر فرما رہے تھے کہ آپ کی نظر ایک خورد سال بچی پر پڑی آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا بچہ ہے جواب مین عرض کیا گیا کہ مالک دوکان کی لڑکی ہے۔ ہزمیجسٹی کے پوچھنے سے ملازمین دکان کو خیال گذرا کہ شاید اس لڑکی کا اس جگہ موجود ہونا ہزمیجسٹی کی طبیعت کو ناگوار ہے اس لئے اونہون نے اوس لڑکی کو وہان سے ہٹا دینا چاہا لیکن آپ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ بچی آپ کے سامنے لائی گئی تو آپ نے اوس سے بہت لطف و مہربانی سے بات چیت کی اور اوس کو ایک کابلی اشرفی مرحمت فرما کر کہا کہ اس بچی کے ہار مین ڈال کر اس کو پہنا دینا تاکہ یہ اس واقعہ کی یادگار رہے کہ اس کے باپ کی دوکان مین مین آیا تھا۔

یہان سے ہزمیجسٹی بہ سرعت تمام جامع مسجد کو نماز جمعہ ادا کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ آپ کے انتظار مین مسجد کے دروازہ پر آدمیون کا بڑا ہجوم تھا۔ آپ کے تشریف لانے پر نہایت گرمجوشی کے ساتھ آپ کا استقبال کیا گیا۔ اور مسجد مین داخل ہونے پر متولیون مسجد نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

پھر شام کو ہزمیجسٹی رائل بمبئی یاٹ کلب مین تشریف لے گئے اور وہان آپ نے چیف جسٹس سر لارنس اور لیڈی جنکنس کے ساتھ چاء نوش فرمائی ہزمیجسٹی وہان سے سطح سمندر کو دیکھکر بہت محظوظ ہوئے۔ لیکن زیادہ دلچسپی آپ نے بین نوازون اور رائل اسکارٹ کے متعلق ظاہر فرمائی۔ کلب مین سر ہنری میکمو ہن نے آپ سے ایک دو جنٹلمینون اور لیڈیون کا تعارف کرایا۔ شام ہونے پر جنگی جہازون نے سرچ لایٹ روشن کرکے کلب پر اوس کی شعاعین ڈالکر ہزمیجسٹی کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد آپ اپنے قیام گاہ کو تشریف لیگئے۔ اور رات کو ضیافت آپ کے ایک ہمسایہ آنریبل مسٹر ای۔ ایچ۔ ایم فلٹن کے یہان تھی۔ جن کے بنگلہ کا دروازہ آپ کے قیام گاہ کے دروازہ سے لگا ہوا تھا۔ آپ وہان پیادہ پا تشریف

لے گئے بنگلہ کے دروازہ پر لوگ لالٹینین لئے تیار کھڑے تھے جو آپ کو ان کی روشنی مین بنگلہ کو لیگئے بنگلہ کے زینہ پر مسٹر فلٹن نے آپکا استقبال کیا

ہز مجسٹی امیر کی سیاحت پونہ

اسٹیشن پونہ پر ہز مجسٹی اپنے سیلون سے ۳۵ منٹ کے بعد بر آمد ہوئے ۔ ٹسر سلک کا سوٹ زیب تن اور انگریزی ٹوپی آپ کے سر پر تھی ۔ جو لوگ آپ کے اشتیاق مین اسٹیشن پر جمع تھے ان سب نے چیئرز دے ۔ اور اپ نے ان سب کے جواب مین گردن کو ذرہ خم کیا اس کے بعد آپ موٹر گاڑی پر سوار ہوئے اور مسٹر کار میکائیل کلکٹر پونہ کو بلا کر تعارف کرایا ۔ آپ گنیش کنڈ پہنچے اور وہان کی عمارات کی آپکو سیر کرائی گئی اور گنیش کنڈ کی سرکاری تاریخی عمارت کی تصاویر اور آراستگی کو آپ نے غور کے ساتھ ملاحظہ فرمایا اور اپ کو اوس عمارت کے احاطہ مین وہ درخت بھی دکھایا گیا جو سالہا سال پیشتر ڈیوک آف کلیرنس متوفی اپنے ہاتھ سے لگا گئے تھے ۔ جو اب ایک بڑا تناور درخت ہے ۔ آپ نے اس درخت کو ملاحظہ فرما کر کہا کہ یہ تمہاری سلطنت کی طرح ہے اور یہ عرصہ تک سرسبز اور شاداب رہیگا" اور تالاب کی مچھلیون کے کھانے کے لئے تالاب مین کچھ ڈال کر آپ کچھ دیر تک انکا تماشہ دیکھتے رہے اس کے بعد موٹر والون نے موٹر گاڑیون پر سوار ہو کر ان کا چلانا شروع کیا اور ہز مجسٹی نے بھی کرک وسلا کی سیر کو جانے کا قصد فسخ فرمایا ۔ بسواری موٹر پونہ کے اطراف سیر لگانے کا قصد ظاہر فرمایا ۔ آپ پلون کے دیکھنے کے بہت شایق معلوم ہوتے تھے ۔ آپ نے فٹز گیرالڈ پل اور بند کا نہایت غور سے معائنہ فرمایا ۔ اور اس کے بعد بوٹ کلب کو تشریف لے گئے ۔ برانڈل اینڈ کمپنی بمبئی کی جانب سے ٹفن کا انتظام اعلی پیمانہ پر کیا گیا تھا ۔ ہز مجسٹی نے میدان مین چہل قدمی فرمائی اور وہان کی سبزی کو آپ نے بہت پسند فرمایا ۔ اس کے بعد ٹفن تناول فرمایا گیا ۔ ہز مجسٹی ٹفن کے وقت مسنز اور مس امفیلڈ کے درمیان بٹھائے گئے اور آپ ٹفن کے

اثنا میں مس برامفیلڈ سے باتین کرتے رہے - اس پارٹی مین ہزمیجسٹی امیر سرہنری میکموہن مسٹر ڈابس - میجر برڈ میجر ڈرینگ کپٹن منبل کپٹن رامسے - میجر وکٹر بروک کرنل اور مسز برامفیلڈ - مس برامفیلڈ مسٹر ملکنگٹن - مسٹر نوین اور سردار احمد خان ترجمان شریک تھے - ٹفن کے بعد ہی ہزمیجسٹی بہت دیر تک مس برامفیلڈ سے باتین کرتے رہے اوس کے بعد آپ معہ مس برامفیلڈ اور سرہنری میکموہن اسٹوارٹ اینڈ مسن کے موٹور بوٹ مین سوار ہوکر آدہ گہنٹہ تک تالاب کی سیر فرماتے رہے - کشتی کے چلنے کے بعد ہی بادل گرجے بجلی کڑکی اور پانی برسنے لگا - ہزمیجسٹی نے اپنی چھتری منگائی - مس برامفیلڈ کے پاس خود اون کی چھتری موجود تہی - واپسی پر کلب مین لنچ کی پارٹی سمیت آپکا فوٹو لیا گیا - آپنے مس برامفیلڈ کو پکھراج کی انگشتری مرحمت فرمائی اور حاضرین سے اپنے محظوظ اور خوش ہونے کا اظہار فرماکر بسواری موٹور پونہ کے روانہ ہوئے - اور وہان سے ریلوے اسٹیشن پر پہونچکر بقصد مراجعت بمبئی سوار ہو گئے -

تشریف آوری ہزمیجسٹی امیر ❊❊ کے موقع پر کراچی اور لاہور مین انتظام

اخبار ایڈوکیٹ بمبئی لکھتا ہے کہ ہمکو سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ ہزمیجسٹی امیر زمانہ قیام کراچی مین جہاز ڈفرن ہی مین تشریف رکھینگے

جہاز ڈفرن کے بندرگاہ کراچی پہنچنے پر دیسی پلٹن کے سو سپاہیون کا گارڈ آف آنر بسرکردگی یوروپین افسر ہزمیجسٹی کی سلامی اوتارنے کے لئے ایستادہ کیا جائے گا اور جہاز مذکور اگر ساحل پر نہین آئے گا تو جسوقت

ہزمیجسٹی پہلی مرتبہ ساحل پر قدم رکھین گے اس وقت یہہ گارڈ آف آنر آپ کی سلامی اوتارے گا۔

اور جب ہزمیجسٹی کراچی بذریعہ ریل روانہ ہون گے تو ریلوے اسٹیشن پر بھی آپ کی سلامی کے لئے ایسا ہی ایک گارڈ آف آنر مہیا رکھا جائے گا اور جب ہزمیجسٹی کراچی کی آبادی مین گاڑی پر سوار ہو کر نکلین گے تو آپ کے اسکارٹ مین ۲۰ سوار ۲ دفعدار ایک برٹش افسر رہے گا۔ اور کراچی پہنچنے اور وہان سے روانہ ہونے ہونے کے وقت اکتیس توپ کی سلامی سر کیجائے گی جب ہزمیجسٹی امیر لاہور تشریف فرمان ہون گے تو آپ کی رونق افروزی اور روانگی دونون موقعون پر لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر سپاہیون کا گارڈ آف آنر بسرکردگی برٹش افسر آپ کی سلامی کے لئے ایستادہ کیا جائے گا۔ اور اتنے ہی سپاہیون کا ایک گارڈ آف آنر آپ کے کیمپ پر بھی موجود رہ کر آپکی سلامی اوتارے گا۔ ہزمیجسٹی کے کیمپ سے کہین تشریف لیجانے اور کیمپ کو واپس آنے کے وقت آپ کے اسکارٹ مین دیسی سوارون کا ایک رسالہ بسرکردگی برٹش افسر رہے گا اور اس کے علاوہ چھبیس سوار ایک دیسی سوار دو دفعدار اور ایک برٹش افسر ہر وقت آپ کے پاس تعینات رہے گا تاکہ جب آپ کی سواری غیر معمولی طور پر نکلے تو یہ سب بطور اسکارٹ کے آپ کے ہمراہ رہین۔ لاہور مین تشریف لانے اور وہان سے روانہ ہونے کے وقت ہزمیجسٹی کی سلامی ۳۱ ضرب توپ سے اوتاری جائے گی جس طرح ہزمیجسٹی کی تشریف آوری۔ ہند کے موقعہ پر بمقام پشاور۔ جمرود۔ لنڈی کوتل اور لنڈی خانہ گارڈون اور اسکارٹ کا انتظام کیا گیا تھا اسیطرح ان مقامات پر آپ کے مراجعت فرما ہونے کے وقت بھی انتظام کیا جائے گا۔

ہزمیجسٹی اور کارخانہ مصوری

اخبار ٹائمز آف انڈیا بمبئی مطبوعہ ۱۲ فروری رقمطراز ہے کہ ہزمیجسٹی امیر گذشتہ شب گیٹی تھیٹر مین تشریف لے گئے آج صبح ہزمیجسٹی اپنے قیامگاہ

سے کہین باہر نہین تشریف لے گئے اور دوپہر کا کہانا بہی آپ نے قیام گاہ مین ہی تناول فرمایا آج تیسرے پہر کو ڈیڑہ بجتے ہی آپ بسواری موٹور گاڑی قلعہ کو تشریف لے گئے۔آپ کی معیت مین مسٹر ڈبلیو ایل بی ساوٹر دپٹی انسپکٹر جنرل تھے آپ قلعہ پہنچکر آرمی اینڈ نیوی اوپیر جیو اسپورٹس ہین لبغرض خریداری اشیاء تشریف فرما ہوتے اور کئی گہنٹے تک وہان رونق افروز رہے۔ہز میجسٹی امیر نے اپنے اس فوٹو کے متعلق بڑی مسرت ظاہر فرمائی۔جو میسرس ورنان اینڈ کمپنی کے کارخانہ مصوری مین اوترو ایا گیا تہا۔اور جس مین میجر وکٹر بروک آپ کے ساتھ تھے۔اس فوٹو مین ہز میجسٹی اپنے قرمزی یونیفارم مین ہین اور آپ سب تمغے پہنے ہوتے ہین۔ہز میجسٹی کارخانہ مصوری سے رخصت ہی ہو رہے تہے۔کہ مس میٹھلیبن گوا) منیجر کارخانہ مصوری کی چہوٹی لڑکی اتفاقیہ اس کمرہ مین آنکلی اور ہز میجسٹی نے اوس کو ایک بروچ عنایت فرمایا۔

اس ہز میجسٹی نے اس کارخانہ مین انلارج کرنے کے لئے اور دو فوٹو بہی دئے ہین جو میسرس بورن اینڈ شفرڈ نے اوتارے تہے۔

کل ہز میجسٹی نے ولایت سے کچہ کپڑے سلواکر منگوانے کی خواہش ظاہر فرمائی چنانچہ آپ نے لندن اور ڈبلن کے کارخانہ خیاطی کے ایجنٹ مسٹر جے بی جانسٹن کو جو بمبئی مین موجود تہے کپڑے سلواکر منگوانے کا آرڈر دیا۔

اعلیٰحضرت امیر افغانستان نے جامع مسجد بمبئی مین نماز جمعہ ادا کی

۲۲ فروری کا اخبار ایڈوکیٹ بمبئی لکہتا ہے کہ ہز میجسٹی امیر نے آج صبح فوٹو لئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔اور انسپکٹر سلوان نے فوراً ایک فوٹو گرافر کو آدمی بہیجکر ہز میجسٹی کے قیام گاہ پر بلایا جو آپ کے قیام گاہ پر دس بجنے سے کچہ ہی منٹ

بعد پہنچا۔ ہز میجسٹی نے اپنے اسٹاف کی ساتھہ مختلف طور پر فوٹو اتروائے اس کے بعد ہز میجسٹی بمعیت انسپکٹر سیلوان موٹور گاڑی مین سوار ہو کر سر لارنس جنکنس چیف جسٹس کے بنگلہ کو تشریف لے گئے اور وہان آپ نے سر لارنس اور لیڈی جنکنس کے ساتھہ لنچ تناول فرمایا۔ اس کے بعد آپ موٹور مین سوار ہو کر دیسی آبادی مین تشریف لے گئے چونکہ آج روز جمعہ تہا اس لئے آپ نے مسجد زکریا مین نماز جمعہ ادا کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ آپ کا ارادہ ظاہر ہونے پر مسجد کے متولیون کو اطلاع دی گئی۔ متولیان مسجد نے ہر طرح پر انتظام کیا نماز سے بہت پہلے مسجد سڑک مسلمانون اور دیگر تماشائیون سے معمور ہو گئی تہی مسجد کے قریب ایک کپڑے پر ہز میجسٹی کے لئے ایک دعائیہ فقرہ لکھہ کر لگایا گیا تہا جو سڑک مسجد کے صدر دروازہ کو جاتی ہے۔ وہ تنگ ہے تاہم پولیس کی جمعیت نے بسر کردگی متعدد یورپین افسران پولیس و سپرنٹنڈنٹ سینڈرلس وہان کا انتظام اچہا رکہا ایک بجنے کے ساتھہ ہی ہز میجسٹی کے افسر آنا شروع ہوئے اور ہجوم بڑہنے لگا جمعیت پولیس نے گڑبڑ نہین ہونے دی اور انتظام معقول کر کے سڑک پر چپقلش بہی نہین ہونے دی مسجد کے دروازہ مین سرخ کپڑے کا فرش بچہایا گیا تہا اور امیر صاحب کے افسر دروازہ مسجد کے دونون طرف قطار باندہے کہڑے تہے اور ان کے ساتہہ ہی مسجد کے متولی بمبئی کے قاضی صاحب مولوی رفیع الدین احمد صاحب اور دیگر معزز مسلمان ایستادہ تہے۔

دو بجے ایک سوار لیڈی جنکنس کی چہٹی لیکر مسجد پر پہونچا اس مین لکہا تہا کہ ہز میجسٹی لنچ تناول فرما کر اون کے بنگلہ سے موٹور گاڑیون کی نمایش کو تشریف لے گئے ہین۔ یہہ چہٹی کپتان سینڈر نے مسجد کے متولیون کو دکہائی۔ اور اون کو اس سے مطلع کیا کہ ہز میجسٹی امیر فلان جگہ تشریف لے گئے ہین اس خبر کو سنکر مسلمانون مین ہز میجسٹی کے تشریف لانے کے متعلق کچہہ مایوسی پیدا ہو۔ لیکن اس حالت مایوسی کو پانچ منٹ نہین گذرنے پائے تہے کہ ہز میجسٹی امیر موٹور کار مین سوار مسجد کے دروازہ پر آن پہنچے گاڑی سے آپ کے قدم اوتارنے کے ساتہہ ہی حاضرین نے بڑے زور سے

چیز ردے اور ستولیان مسجد آپ کو مسجد کے اندرونی درجہ مین لے گئے۔
اور شیخ عبداللہ مراد پیش امام نے نماز پڑہائی۔

ہز میجسٹی امیر فری میسن نہین ہوئے

ہز میجسٹی امیر کے متعلق بہت سی باتین اور بہت سے قصے بیان کئے جاتے ہین جن مین سے کچھ تو صحیح ہوتے ہین اور زیادہ تر ایسے ہوتے ہین کہ یا تو بالکل خلاف واقعہ ہوتے ہین یا ان مین مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے چنانچہ ہز میجسٹی کے فری میسن ہونے کے متعلق جو خبر اوڑی تہی وہ بہی مبالغہ آمیز ثابت ہوئے بمبئی کے ایک معزز اور معتبر شخص مسٹر بدرالدین عبداللہ قور بروایت کرنل غلام رسول خان ایجنٹ امیر کابل مقیم بمبئی اس خبر کی کلیتہً تردید کرتے ہین۔

ہز میجسٹی امیر کی تشریف آوری کراچی مین

کراچی سے ۲۸ فروری کا تار مظہر ہے کہ ۲۶ فروری کو ہز میجسٹی علی الصباح بیدار ہوئے اور جہاز کے عرشہ پر ٹہلتے رہے۔ بحری سفر کا آپ پر کچھ اثر نہین ہوا سمندر مین طوفان وغیرہ کچھ نہ تہا صبح کے دس بجے آپ کو جہاز کے ڈائرکٹر اور اور لپٹسن نے جہاز کی سیر کرائی باقی دن آپ نے سرہزی میکموہن اور دوسرے افسرون کے ساتھ باتین چیتین کرنے مین صرف کیا۔ اگرچہ ہز میجسٹی کا جہاز کراچی ۲۷ فروری کو بوقت پہر پہونچا لیکن جہاز کے اوپر جتنے لوگ تہے وہ سب خشکی پر اوترنے کے لئے صبح ہی سے تیار تہے۔

جب ہز میجسٹی جہاز سے اوترنے لگے کپٹن بلیک اور دیگر عہدہ دارون نے آپ کو خیر باد کہا ہز میجسٹی نے بحری سفر کے انتظام کی عمدگی کی نسبت اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا او جہاز کے دیسی ملازمین کو انعام مین ایک معقول رقم مرحمت فرمائی۔

آج صبح ہی سے بہت سے لوگ جن مین مسلمان اور خصوصاً پٹھان زیادہ تھے ہز میجسٹی کے جہاز کے انتظار مین بمقام کیاماری جمع ہو گئے تھے اس وقت جہاز نیچری پر گورنمنٹ آسٹریلیا کے لئے اونٹ سوار کرائے جا رہے تہے۔ سب تماشائی اس کے دیکھنے مین مصروف ہو گئے اور اسطرح پر وقت کو اونہون نے آسانی سے کاٹا۔ بندر مین جسقدر جہاز موجود تہے ان سب پر جھنڈیان اوڑائی گئی تہین اور بندر خوب آراستہ کیا گیا تہا۔ جہاز ڈفرن جس پر ہز میجسٹی سوار تہے اور اس کے اسکارٹ کا جہاز ہائی فلائر سوا گیارہ بجے بندر سے دکھائی دینے لگے۔

کمشنر۔ کلکٹر۔ کمانڈنگ برگیڈ اور دوسرے عہدہ دار استقبال کے لئے حاضر تھے جس وقت جہاز ڈفرن منورا باٹری سے گذرا تو اس پر سے سلامی کی توپین سر کی گئین۔ دن کے ڈیڑہ بجے جہاز لنگر انداز ہوا۔

ایکسو پانچ وین ملٹری انفنٹری سے گارڈ آف آنر سلامی دینے کے لئے ترتیب دیا گیا تہا۔

ہز میجسٹی نے کمشنر اور دیگر عہدہ دارون سے ملاقات فرما کر لنچ تناول فرمایا۔

اور اس کے بعد قلعہ منورا کو تشریف لے گئے۔ اور کیاماری کو ساڑہے پانچ بجے مراجعت فرمان ہوئے اور ہز میجسٹی بمعیت سرہنری میکوہن اور کمشنر موٹور گاڑی سوار ہو کر شہر کراچی کو روانہ ہوئے۔ موٹور گاڑی لفٹنٹ جنکس چلا رہے تہے راستہ پر مشتاقین کا بڑا ہجوم تہا۔ امیر کی سواری گذرنے پر سب نے بہت زور سے چیرز دئے۔ ہز میجسٹی سرکاری باغ مین تشریف لے گئے اور وہان کچھ دیر

آپ ٹھیرے اور مختلف جانورون کو دیکھکر آپ بہت محظوظ ہوئے پہر الفنسٹن سڑک پر سے سواری گذری - ہز میجسٹی مسٹر اسپیچلی کیمسٹ کی دکان پر ٹہیرے اور وہان بہت سی چیزین آپ نے خرید فرمائین - اور مغرب کی نماز ادا فرمائی اس کے بعد آپ ملٹری میس گورنمنٹ ہاوس اور سند کلب سے ہوتے ہوئے - کنٹونمنٹ ریلوے اسٹیشن پر پہنچے جہان سے آپ اسپیشل ٹرین مین سوا آٹھ گھر رات کے آٹھ بجے سکھر کو روانہ ہو گئے -

ہز میجسٹی امیر کی لاہور مین رونق افروزی

لاہور سے یکم مارچ کا تار مظہر ہے کہ ہز میجسٹی کراچی سے جمعہ کو صبح کے دس بجے لاہور پہنچے

اسٹیشن پر مسٹر ینگ ہسبنڈ سی آئی - ای نے آپکا استقبال کیا - پلیٹ فارم پر ڈوگرا کا ایک گارڈ آف آنر سلامی کے لئے ایستادہ کیا گیا تہا مقامی عہدہ دار بہی اسٹیشن پر موجود تہے جن مین سے چند کے نام درج ذیل کئے جاتے ہین -

مسٹر کیسٹل ویل چیف سکرٹیری گورنمنٹ پنجاب - مسٹر مانٹ ڈپٹی کمشنر مسٹر فنے سی آئی - ای میجر نارتھ ویسٹرن ریلوے میجر سلیسوان ڈپٹی اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل ڈویژن لاہور ان کے علاوہ بہت سے دیسی شرفا اور معززین بہی حاضر تہے - اسٹیشن کے باہر ہز میجسٹی کے اسکارٹ کے لئے بچیس وین کیولری موجود تہی ہز میجسٹی جلوس کیساتھ بریک فاسٹ کہانے کے لئے اپنے کیمپ کو تشریف فرما ہوئے - اکتیس توپ کی سلامی ہوئی - موجودہ انتظام کے مطابق ہز میجسٹی امیر دو شنبہ آئندہ کو پشاور سے ڈاکا روانہ ہون گے -

کلکتہ سے ۲ مارچ کا تار مظہر ہے کہ ہز میجسٹی امیر لاہور مین ۳ مارچ کی شام تک تشریف فرما رہین گے امرتسر کی بہی آپ مختصر طور پر سیر فرمائین گے اور اسی روز دس کے قریب راولپنڈی روانہ ہون گے - اور ۴ مارچ کو راولپنڈی پہنچین گے - وہان چند گہنٹے قیام فرماکر آپ پشاور روانہ ہون گے اور وہان اسی روز شام کو بوقت پہر پہونچین گے ۔

ہز میجسٹی امیر راولپنڈی اور پشاور مین

پشاور سے ۶ مارچ کا تار مظہر ہے کہ ہز میجسٹی امیر لاہور سے پرائیویٹ طور پر کہانا تناول فرماکر وقت مقررہ پر روانہ نہین ہوئے بلکہ کسیقدر تاخیر سے اسپیشل ٹرین سوار ہوئی اور ایسے ہی راولپنڈی کے اسٹیشن پر علی الصباح آپ کی تشریف آوری جو ہوئی وہ بہی غیر متوقع پر وقت پر ہوئے آپ دفعتہً اپنی گاڑی سے نہین اوترے کچھہ دیر کے بعد آپ برآمد ہوئے اور برآمد ہوکر موٹور گاڑی پر سوار ہوئے اور اوسی مین بیٹہے ہوئے ادہر اودہر گشت لگاتے رہے آپ نے راولپنڈی مین قابل ذکر مقامات مین سے صرف اسلحہ خانہ کی سیر فرمائی اور آپ راولپنڈی مین کل چہہ گہنٹے تشریف فرما رہے اور آپ وہان سے روانہ ہوکر شب کو ۹ پر کچھہ منٹ گذرنے کے بعد پشاور پہنچے ۔

ہز میجسٹی امیر حدود افغانستان مین

ہز میجسٹی امیر ۶ مارچ کی شام کو ساڑھے پانچ بجے حدود ہند سے نکلکر حدود افغانستان مین داخل ہوتے آپ اپنی سیاحت کے ختم ہونے پر

متاسف معلوم ہوتے تھے آپ کابل کے راستہ کچھہ روز جلال آباد ہی قیام فرمائینگے۔

ہزمیجسٹی امیر کا رخصتی نامہ پیام

ہز میجسٹی امیر افغانستان نے مراجعت فرمائے ہند ہونے کے وقت جو رخصتی پیام ریوٹر ایجنسی کو بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ

۷ مارچ بمقام جمرود وقت مراجعت از سیاحت ہند و داخل شدن اندر حدود افغانستان۔

"میرے سیاحت ہند جس کی مدت ۶۴ روز کی مجھکو اسقدر حظ مسرتبخشی ہے کہ جس کے اظہار کیلئے میرے پاس الفاظ نہین ہین ہز اکسیلنسی وایسرے و کمانڈر انچیف و دیگر عہدہ داران فوجی و ملکی نے میرے ساتھہ ہر طرح کی شفقت و مہربانی اور دوستی کا اظہار کیا اور مین نے ان سب کو گورنمنٹ افغان کا اور خود اپنا دوست پایا مین اس بات کے ظاہر کرنے مین کچھہ تامل نہین کرتا کہ مین نے اس قلیل سی سیاحت ہند کے زمانہ مین جتنے سچے دوست گورنمنٹ افغانستان کے اور خود اپنے بنائے ہین اوتنے مین بیس برس مین بھی نہ بنا سکتا۔ اگر مین ہندوستان نہ آتا لہذا مین آج اپنے آپ کو اور قوم افاغنہ کو ایسے عمدہ دوست رکھنے پر مبارکباد دیتا ہون۔

میرے دوست سر ہنری میکموہن میرے اس تحریری پیام کو ریوٹر ایجنسی کے پاس اس غرض سے پہنچا دینگے کہ وہ دنیا کی اطلاع کے لئے اس کو اخبار مین شایع کردے۔

شرح دستخط سراج الملت والدین

ہزمیجسٹی امیر و ہز اکسیلنسی وائسرے کے درمیان رخصتی نامہ پیام

کلکتہ سے ۷ مارچ کا تار مظہر ہے کہ گذ جمعرات کو ہز میجسٹی امیر کے خدمتمین

ہز اکسیلنسی وائسراے نے مندرجہ ذیل پیام تار روانہ فرمایا۔

"یہہ بڑی عزت کا موجب ہوا کہ مین نے بحیثیت قایم مقام قیصر ہند ہندوستان مین یور میجسٹی کا استقبال کیا اور مین امید کرتا ہون کہ ہماری ذاتی دوستی سے طرفین کے ممالک مین عمدہ اثر مرتب ہوگا۔ یور میجسٹی یقین فرمائین کہ آپ اپنے ساتھہ کابل کو ہندوستان کے اپنے بہت سے سچّے دوستون کی دعائین لیجارہے ہین جو ہندوستان مین یور میجسٹی کی تشریف آوری کی خوش آئندہ یادگار ہمیشہ اپنے دلون مین رکہین گے"۔

ہز میجسٹی امیر نے [illegible] سے جمعہ کے روز اس کا جواب بذریعہ تار حسب ذیل دیا۔

یور اکسیلنسی کا تار آج مجھکو لنڈی کوتل مین افغانستان کی جانب کوچ کرنے کے قبل وصول ہوا۔ مین یور اکسیلنسی کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مین اس وقت سرحد ہندوستان عبور کر کے حدود افغانستان مین داخل ہو چکا ہون مین نے ہندوستان مین ۶۴ روز بڑے لطف سے بسر کیئے گورنمنٹ ہند نے جو میرا اعزاز و احترام فرمایا اس کے لئے مین یور اکسیلنسی کا مشکور ہون۔ مین یور اکسیلنسی کا بالخصوص اس بارہ مین شکریہ ادا کرتا ہون کہ سر ہنری میکموہن جیسے قابل آفیسر میرے مہماندار مقرر فرمائے گئے انہون نے اور اون کے مددگارون نے جتنے انتظامات کیئے ان سے مین بہت خوش اور محظوظ ہوا خدا حافظ۔

شرح دستخط

سراج الملت والدین

ہز میجسٹی امیر کے دربار کے مختصر حالات

(از رسالہ ذکر شاہ اسلام)

"اعلیحضرت اکثر روزانہ دربار باغ ارگ مین فرماتے ہین یہہ باغ شہر کے کنارہ پر متصل قلعہ ارگ واقع ہے اس کے درمیان نہر ہے ہر ہفتہ فوجی دربار سلام خانہ مین ہوتا ہے روزانہ دربار کا قاعدہ یہ ہے کہ دروازہ باغ سے شروع ہو کر تخت شاہی تک شاہی قوسی شکل مین اوس کہلی اور کشادہ جگہہ کا مثل ہے جو دربار دہلی کے لئے ۱۹۰۳ء مین

اسفی تہیٹر کے نام تیار کی گئی تہی اتنک دو رویہ فوجی زرق برق وردیان پہنے کہڑے رہتے ہین۔ پیش ہونے والے کو ایشک آقاصی (میر عرض ملکی یا فوجی یا اور کوئی ایشک آقاصی جیساکہ پیش ہونے والے کے مناسب حال ہو) مہمان خانہ سے اپنے ہمراہ لیجاتا ہے۔ مہمان خانہ مین متعدد ہال ہین اور مہمان کی آسایش و آرام کے لیئے ہر شے مہیّا رہتی ہے اسی جگہ ایشک آقاصی آداب شاہی کی تعلیم دیتا ہے جو یہ ہوتی ہے کہ اعلیحضرت امیرالمومنین کے روبرو ادب سے جانا چاہئے اور قریب پہونچکر قلب پر ہاتھ رکہکر بغیر سر و گردن خم کیئے سلام علیکم یا امیرالمومنین عرض کرنا چاہیئے کیونکہ سر خدائے عزوجل کے حضور مین خم کیا جاتا ہے۔

امیرالمومنین اوسی ذات اقدس کے بندگان مین سے ہین گفتگو صاف اور بلا تصنع ہو۔ کوئی لفظ مثل خداوند وغیرہ کے خلاف شریعت اسلام نہ ہو بلکہ سلیس صرف اوس قدر ادب کیساتھ جیسے اپنے کسی بزرگ خاندان سے کی جاتی ہے۔ اگر اعلیحضرت نشست کے واسطے ارشاد فرمائین تو کرسی پر اسی غرض سے زیر سریر مبارک بچھی ہوئی ہین بیٹھہ جانا چاہیئے۔ ورنہ ہاتھہ باندہے بغیر کھڑے رہنا چاہئے غرض کوئی امر ایسا نہ ہو جو مشابہ ہوجائے اوس ادب کے جو مخصوص ہے خدائے عزوجل احکم الحاکمین و مالک الملک لاشریک لہٗ کے واسطے۔

اس کے بعد اگر پیش ہونے والا کچھہ سامان نذر کے واسطے لایا ہے تو غلام بچہ اس کو پیش ہونے والے کے ہمراہ چلتے ہین ورنہ صرف ایشک آقاصی اسی کو دربار مین لیجاکر حضور مین پیش کرتا ہے اعلیحضرت زیب سریر خلافت ہوتے ہین جو قوسی شکل کا بنا ہوا قد آدم بلند ہے جس کی سقف و ستون وغیرہ سنہرے کام سے مغرق ہین۔

اعلیحضرت کرسی پر دربار فرماتے ہین ایک خوشنما سنہری میز مع ضروری سامان کے روبرو ہوتی ہے ایک غلام بچہ پشت مبارک کی جانب سے چوری یا مورچہل جو کچھہ اس خوشنما شے کا نام رکہا جائے جو اعلیٰ درجہ کے خوشنما جانوروں کے پرون سے بنی ہوتی ہے جہلتا رہتا ہے۔ تخت مبارک کے

دونون بازوؤن اور پشت کا افسران فوجی و غلام بچۂ زرق برق وردیان زیب تن کئے ہوے حلقہ کئے رہتے ہین۔

ہفتہ وار دربار سلام خانہ مین ہوتا ہے جو ایک نہایت خوشنما قدیم مغلیہ خاندان کی طرز کی عمارت کے مشابہ ہے۔ اس کا درمیانی حال یعنی کمرہ اسقدر وسیع ہے جس مین پندرہ سو کرسیان آجاتی ہین۔ اس حال کے صدر مقام پر وہی عمارت تخت نما مذکورہ بالا مختصر پیمانہ پر بنی ہوئی ہے۔ جس پر شاہی کرسی ہوتی ہے۔ باقی سریر مبارک سے قریب چھہ فٹ کے فاصلہ چھوڑکر اراکین سلطنت وافسران فوج وحکام ملکی ومنصب داران وغیرہ کی درجہ بدرجہ سیدھی قطار مین کرسیان ہوتی ہین۔ سلام خانہ کا باڈی گارڈ شاہی اور دیگر فوجی پلٹن کے سپاہی زرق برق وردیان پہنے برہنہ تلوارین لئے احاطہ کئے رہتے ہین۔ صحن سلام خانہ مین فوجی باجہ بجتا رہتا ہے۔ جس قدر فوج یا جن لوگون کا ملاحظہ فرمانا منظور ہوتا ہے ان کو بقاعدہ فوجی ایک دروازہ سے لیجا کر نظر کیمیا اثر کے روبرو ہوتے ہوے نائب السلطنت صاحب یا معین السلطنت صاحب دوسرے دروازہ سے واپس تشریف لاتے ہین۔ نائب السلطنت صاحب زاد اللہ شوکتہ وحشمتہ واقبالہ اس موقعہ پر بجائے اس اپنے مقدس لباس عبا قبا کے فوجی وردی جس کی چمک دمک نظر کو خیرہ کرتی ہے زیب تن فرماتے ہوتے ہین۔ سلام خانہ کے جنگلے کے باہر خلقت کا ہجوم ہوتا ہے۔ یہ سب کچھہ جب ہولیتا ہے تب تابچی کھانا لاتے ہین اور وہ تمام اراکین سلطنت وافسران فوجی وغیرہ جو ہال کے اندر ہوتے ہین اعلیحضرت کے ہمراہ شریک طعام ہوکر سرفرازی حاصل کرتے ہین۔

ہزمجسٹی امیر کی مستعدی

اعلیحضرت شب وروز مین بہت کم آرام فرماتے ہین سلطنت کے ضروری کامون اور انتظام مین معروف رہتے ہین۔ کبھی کسی حالت مین نماز قضا نہین فرماتے عالیجناب مرزا عبدالرشید خان صاحب (جو ہزمجسٹی کے معتمرین مین سے ہین) نے مجھسے فرمایا کہ

ہر وقت اور ہر حالتین مین اعلیحضرت کے ہمرکاب رہتا ہون مین نے اپنی عمر مین نہین دیکھا کہ اعلیحضرت نے کبھی نماز قضا کی ہو۔ یہان تک کہ ایک مرتبہ ایسے علیل ہوئے کہ حس و حرکت کی قوت باقی نہین رہی ایسی حالت مین بہی نماز قضا نہین کی نہ کبھی روزہ ترک فرماتے ہین۔ بغیر اشد ضرورت کے تمام احکام خداوندی نہایت مستعدی سے ادا فرماتے ہین۔ کیسا ہی سخت سفر پیش آئے وجود مبارک پر تکان کا اثر نہین ہوتا۔ چنانچہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء مین جب مین کابل پہنچا تو اعلیحضرت جبل سراج تشریف لے گئے تہے ایک روز مین عالیجناب خلق مجسم قابل فخر افغانستان کرنل حبیب اللہ خان صاحب عس عس کی خدمت مین حاضر تہا ایک غلام بچہ کرنل صاحب کیخدمت مین حاضر ہوا اور بیان کیا کہ کل اعلیحضرت جمعہ کی نماز دار السلطنت کابل مین ادا فرمادین گے۔ لیکن اوسی روز یعنی جمعرات کی شام کو تمام شہر کابل توپون کی آواز کی گرج سے گونج اوٹہا دریافت سے تحقیق ہوا کہ پچپن میل کا سفر بسواری اسپ طے فرماکر داخل دار السلطنت کابل ہوئے اس سے زیادہ کیا مستعدی ہو سکتی ہے۔

ہز میجسٹی امیر کی رحمدلی

۱۱ اگسٹ سنہ ۱۹۰۵ء مین اعلیحضرت شکار کو تشریف لے گئے دوربین سے جنگل کا خرماتے وقت نظر کیمیا اثر ایک ٹوٹے سے جہونپڑے پر گئے جس مین ایک مرد ضعیف کٹی کاٹ رہا تہا اس کے پاس خود تشریف لیجا کر کمال خسروانہ سے دریافت فرمایا کہ تم اس ضعیفی کیون اسقدر مشقت کرتے ہو کیا کوئی وارث نہین ہے۔ اس نے دست بستہ عرض کیا کہ غ ایک لڑکا ہے وہ شاہی فوجی خدمت انجام دیتا ہے اعلیحضرت اپنی فرودگاہ پر اوسے لے آئے اپنے ساتہہ کہانے مین شریک کیا اور اس کے فرزند کو طلب فرماکر ضعیف کیخدمت پر مامور کیا اور دو ہزار روپے نقد مرحمت فرمائے۔

ہز میجسٹی کے اخلاق

ہم اول مرتبہ جب مین حضور اقدس مین پیش ہوا اسلام مسنون عرض کیا تو نہایت

الطاف خسروانہ سے پیارے لہجہ مین اس کے جواب ہی پر اکتفا نہین فرمایا بلکہ نہایت خلق سے مزاج پرسی فرماکر ارشاد فرمایا کہ تم میرے عزیز ہو میرے دوست ہو میرے مہمان ہو مجھکو ہندوستانیون کو دیکھکر بہت مسرت ہوتی ہے"

ہزمیجسٹی امیر کی عدل گستری

ایک اشتہار اعلیحضرت کیجانب سے اہل افغانستان اور دیگر ممالک کے لوگونکو اطلاع دہی کیلئے بغرض سے شائع کیا گیا ہے کہ اگر ان کو کسی ایسے شخص سے جو دولت خداداد افغانستان کی رعیت یا اسکا ملازم یا ایجنٹ ہو کوئی نقصان پہنچے تو اسکی اطلاع بغرض انصاف بقاعدہ مندرجہ اشتہار اعلیحضرت کو کر سکے اس اشتہار کا نام عریضہ خریداری اور یہ سرکاری طور پر مثل اسٹامپ بقیمت ایک عباسی یعنی نصف روپیہ کابلی کو ملتا ہے جو سپاہی ہے ہر جلد ارکے۔ ایکطرف اس اشتہار کی تمام قواعد و ضوابط لکھے ہوں اور اسکے ارسال کرنیکے اور اس کے جواب کی انتہائی مدت اور قیمت ٹکٹ جو درخواست پر چسپان کرنا چاہیئے وغیرہ درج ہین اسی اشتہار کی پشت پر سائل کو اپنی درخواست تحریر کرکے دس روپیہ کابلی کا ٹکٹ چسپان کرکے خاص اعلیحضرت کے یا نایب السلطنت صاحب کے یا معین السلطنت صاحب کے حضور مین ارسال کرنا چاہیئے صرف یہ تین مقام مذکورہ اس کے واسطے مقرر ہین۔ درخواست رجسٹر پر چڑھ کر نمبروار اعلیحضرت کے خاص حضور مین پیش ہوتی ہے اور اس کا معقول اور مدلل جواب اعلیحضرت کا خاص دستخطی اور لکھایا ہوا تاریخ ارسال درخواست سے چالیس یوم کے اندر سائل کو دیا جاتا ہے۔

اگر بیرونجات سے درخواست ارسال کیجاتے تو محصول ڈاک سائل کے ذمہ ہے۔ اگر سائل نے اپنا دعوی ثابت کردیا تو علاوہ اس سزا کے جو اس جرم مین ملزم کو برداشت کرنی ہوگی ٹکٹ درخواست وغیرہ خرچ بھی ملزم سائل کو ادا کرے گا۔

اعلیحضرت امیر کی شجاعت

"بمقام جلال آباد اتفاقاً بندوق کا فیر کرتے وقت اُس کے شق ہو جانے
سے انگشتان مبارک مین صدمہ پہونچا جس کی قطع برید کی نوبت آئی۔
حضور والا سرات بہادر سابق نے جو ڈاکٹر برائے علاج روانہ فرمایا تہا اوس
نے عمل جراحی وقت بیہوش کرنا چاہا جس کو آپ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا
اور دست مبارک اوس کی طرف بڑہا کر فرمایا کہ اپنا کام شروع کرو۔ اور
دوسرے ہاتہہ مین اخبار لیکر ملاحظہ فرمانا شروع کیا۔
عالیجناب مرزا عبدالرشید خان صاحب نے دست مبارک جسپر عمل جراحی
کرنا مقصود تہا تہام لیا۔ عمل کے شروع ہونے پر مرزا صاحب کا ہاتہہ کانپنے لگا۔
اعلیحضرت نے مسکرا کر فرمایا مرزا صاحب کیا ہے
مرزا صاحب کے آنسو نکل آئے اور معذور سمجہکر ہٹا دے گئے۔ ڈاکٹر نے
ہر دو انگشتان مبارک جن مین صدمہ پہونچا تہا قطع کیا اور نہایت سہولت واطمینان
کے ساتہہ اپنا کام انجام دیا۔ اس تمام عرصہ مین اعلیحضرت اخبار ملاحظہ فرماتے رہے۔
نہ جبین مبارک پر چین آئی نہ دوسرے ہاتہہ پر کسی قسم کا اثر پڑا نہ خیال پر اس کا اثر ہوا۔
ڈاکٹر نے یہ شجاعت و استقلال دیکہہ کر فرمایا کہ میری نظر سے ایسا بہادر شخص نہین گذرا
او نگلیان قطع کیجائین اور ان کا اثر خیال تک پر نہ ہوا۔